بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 39

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadr.in

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

22 ربیع الاوّل 1446 ہجری قمری • 26 رتبوک 1403 ہجری شمسی • 26 ستمبر 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ۬ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُہُمۡ لِیَوۡمٍ تَشۡخَصُ فِیۡہِ الۡاَبۡصَارُ ۙ○

(سورہ ابراہیم، آیت 43)

ترجمہ: اور تو اللہ کو ہرگز اس عمل سے غافل گمان نہ کر جو ظالم کرتے ہیں۔ وہ انہیں صرف اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 رستمبر 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اس سے پیشتر کہ انسان دنیا سے رخصت ہو اس کو ضروری ہے کہ وہ خدا سے صلح کر لے

یہ بڑی عظیم الشان بات ہے کہ انسان اخلاق کو حاصل کرے اور تقویٰ اختیار کرے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یاد رکھو کہ مخالفوں پر غالب آنے کے واسطے تقویٰ ضروری ہے اور اس کے لئے اس زمانہ میں بہتر طریق یہی ہے کہ ہمارے پاس رہیں۔ سب سے پہلے مولوی نور الدین صاحب نے اس راز کو سمجھا ہے اور وہ محض خدا کی رضامندی کے واسطے اور دین کو حاصل کرنے کے واسطے یہاں آکر جنگل میں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے بہت بڑی قربانی کی ہے۔ اپنی جائیدادیں اور املاک چھوڑیں اور ایک جنگل کی رہائش اختیار کی۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ مولوی صاحب جیسی قابلیت اور لیاقت کا آدمی اگر لاہور یا امرتسر میں رہتا تو بہت بڑا دنیوی فائدہ اٹھا سکتا تھا اور کئی بار لاہور اور امرتسر والوں نے چاہا بھی کہ وہ یہاں آکر رہیں مگر انہوں نے کبھی یہاں کے رہنے پر دوسری جگہ کی آمدنی اور فوائد کو ترجیح نہیں دی اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہتر جزا دے۔ اس قسم کے لوگ ہوں اور ایسی روح اور یقین یہاں لے کر آئیں۔

پھر میں دیکھتا ہوں کہ بعض احباب ہمارے ہر سال دنیا سے رخصت ہوتے جاتے ہیں۔ یہ کس کو معلوم ہے کہ اگلے سال کون ہوگا اور کس کو طلبی کا حکم آجائے گا پس اس سے پیشتر کہ انسان دنیا سے رخصت ہو اس کو ضروری ہے کہ وہ خدا سے صلح کر لے اور یہ سچی بات ہے کہ کسی شخص کو فیض الٰہی نہیں پہنچتا جب تک کہ اس کو خدا کے فرستادہ کے ساتھ سچی محبت نہ ہو اور اس محبت کا ثبوت اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت اختیار کرے۔

صوفی جو یہ کہتے ہیں کہ مرید کو فائدہ نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مرشد کو سب سے اچھا نہ سمجھے۔ میرے نزدیک یہ بات بیشک ضروری ہے لیکن وہ جو یہ کہتے ہیں کہ مرشد کو لازم ہے کہ وہ ہر وقت عبوس رہے، اس کو میں صحیح نہیں سمجھتا۔ انسان اپنے اخلاق کو کیوں دور کرے۔ منہاج نبوت کا طریق نہ چھوڑے۔ ان کو بہت بڑے ظرف اور دل کا آدمی ہونا چاہیے اور وہ جو خدا کی طرف سے منہاج نبوت پر آتے ہیں اخلاق فاضلہ ساتھ لے کر آتے ہیں۔ میرا یہی مذہب ہے انبیاء علیہم السلام کی مدح کے خلاف زبان چلانا میرے نزدیک کفر ہے۔

پس یہ بڑی عظیم الشان بات ہے کہ انسان اخلاق کو حاصل کرے اور تقویٰ اختیار کرے۔ اس کے لئے صادقوں کی صحبت کی ضرورت ہے اس لئے میرے پاس رہنے کی فکر کرو۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 38، ایڈیشن 2018، قادیان)

اللہ تعالیٰ نے جس قدر اشیاء دنیا میں پیدا کی ہیں اُن میں سے ہر ایک کا ایک چھلکا ہوتا ہے اور ایک مغز ہوتا ہے
قربانیوں میں بھی کسی جانور کو ذبح کرنا ایک قشر ہے لیکن وہ اخلاص جو اس قربانی کے پیچھے کام کر رہا ہوتا ہے وہ مغز ہوتا ہے

یہ قشر بے فائدہ چیز نہیں بلکہ غرباء کے کام آنے والی چیز ہے چونکہ غرباء عام طور پر اس مقوی خوراک سے محروم رہتے ہیں
اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک صدقہ اس قسم کا بھی جاری کر دیا جس میں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے
تا کہ غرباء کے دل بھی نہ ترستے رہیں اور وہ اس مقوی غذا سے اپنی مالی تنگی کی وجہ سے محروم نہ رہیں

قربانی کا فلسفہ اور اس کی حکمت اور قربانی پر اعتراض کا جواب

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 38 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم کی رو سے کسی عمل کی ظاہری شکل نتیجہ پیدا نہیں کرتی بلکہ قربانی کی وہ رُوح نتیجہ پیدا کرتی ہے جو اس عمل کے پسِ پشت کام کر رہی ہوتی ہے۔ پس حالات کے اختلافات کی وجہ سے بعض دفعہ عمل کی ظاہری شکل میں جو اختلاف پیدا ہو جاتا ہے وہ کسی شخص کو ترقی سے روکتا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نتیجہ کے وقت اس کی قربانی کی رُوح کو مدنظر رکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس دس ہزار روپیہ ہو اور وہ اس میں سے سو روپیہ غرباء میں تقسیم کر دے اور ایک شخص جس کے پاس صرف دس روپے ہوں وہ اُن میں سے پانچ روپے دے دے تو نتیجہ پانچ اور سو کے مطابق نہیں نکلے گا بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ دونوں کو کتنی ضرورتیں تھیں اور اُن ضرورتوں میں اُنہوں نے کس قدر قربانی کی یا دونوں کے لئے صدقہ کا محرک کون سی بات ہوئی اور اُن میں سے زیادہ بہتر کونسی ہے اور جب بدلہ اس اصل کے ماتحت ملے تو ظاہری اختلاف کے باوجود کسی شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا جس طرح محض جانوروں کی قربانی کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی بلکہ خدا تعالیٰ کو وہ اخلاص پہنچتا ہے جس کے ماتحت قربانی کی جاتی ہے اور وہ محبتِ الٰہی پہنچتی ہے جو اس قربانی کی محرک ہوتی ہے۔ جس کے پاس تقویٰ ہو اُس کی اٹھنی بھی اُس شخص کے سو روپے سے زیادہ قیمت رکھتی ہے جو تقویٰ سے خالی ہو کیونکہ قرآن کریم نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خون اور گوشت کو نہیں دیکھتا بلکہ قربانی کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہے۔ ایک امیر آدمی آسانی کے ساتھ سو اونٹ یا سو دُنبے خدا تعالیٰ کی راہ میں ذبح کر سکتا ہے لیکن ایک غریب آدمی جو سال بھر قربانی کیلئے پیسے جمع کرتا رہتا ہے اور جس کا ایک ایک دن اس حسرت میں گذرتا ہے کہ کاش میرے پاس

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مردوں کو ریشمی جوڑا پہننے کی ممانعت

{2612} حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت عمر بن خطابؓ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی دھاریدار جوڑا (بکتے) دیکھا تو انہوں نے کہا: یارسول اللہ! اگر آپؐ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور نمائندوں سے ملنے کے وقت پہنا کریں تو مناسب ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: اسے تو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اس کے بعد چند ریشمی جوڑے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھی دیا اور حضرت عمرؓ نے کہا: کیا آپؐ نے یہ مجھے پہننے کو دیا ہے حالانکہ عطارد کے جوڑے سے متعلق آپؐ فرما چکے ہیں جو فرما چکے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ اس لئے نہیں دیا کہ تم اسے پہنو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بھائی کو وہ پہننے کے لئے دے دیا جو مکہ میں مشرک تھا۔

{2614} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک دھاریدار ریشمی جوڑا دیا۔ میں نے وہ پہن لیا۔ پھر میں نے آپؐ کے چہرے میں ناراضگی دیکھی۔ میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(صحیح البخاری، جلد 4، کتاب الھبہ)

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 06 رستمبر 2024 (مکمل متن)

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ اٹلی کی حضور انور سے آن لائن ملاقات

جنازہ حاضر وغائب، وصایا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

تم یہاں تبلیغ کرو اور زیادہ سے زیادہ Italian لوگوں کو احمدی مسلمان بناؤ

اگر آپ وقف کرنا چاہتے ہو تو اچھا کردار ہونا چاہیے، نیک اعمال بجالانے چاہئیں،
اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہیے، اپنی پڑھائی میں اچھا ہونا چاہیے

اچھے اعمال کرو، جماعت کی خدمت کرو، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی کرو اور وقت پر نماز پڑھو

گھروں میں خاوندوں اور بیویوں دونوں کو سمجھنا چاہیے کہ حالات کے مطابق ہم نے اپنے آپ کو adjust کرنا ہے،
اگر قناعت پیدا ہو، اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہو اور تھوڑے میں گزارہ کرنے کی عادت ہو تو پھر نہ لڑائیاں ہوں گی نہ جھگڑے ہوں گے

فرشتوں کی کوئی مادی شکل نہیں ہوتی، جب بھی اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں کوئی اچھا خیال یا نیک نیت ڈالتا ہے تو وہ فرشتوں کے ذریعہ ایسا کرتا ہے

جماعت کی ترقی کی دعائیں کثرت سے ہونی چاہئیں۔ درود پڑھیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، ذکر الٰہی کریں
پہلے آپ اپنے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مضبوط ایمان دے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق دے، جماعت سے attach رکھے،
اپنی بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق دے۔
پھر اپنے گھر والوں کے لئے، اپنے بچوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی دین سے جوڑے رکھے، وہ ہمیشہ دین کے خادم بنے رہیں،
اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفا سے تعلق رکھنے والے ہوں، جماعت سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ پھر اپنے معاشی حالات کے لئے بھی دعا کریں۔
پھر دنیا کی بہتری کے لئے بھی دعا کریں

❁ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اٹلی کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح ❁

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ 4؍دسمبر 2022ء کو خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اٹلی کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ اٹلی سے خدام اور اطفال نے مسجد بیت التوحید، Bologna سے آن لائن شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد اطالوی اور اردو زبانوں میں ان آیات کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں خدام اور اطفال کو حضور انور سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ حضور انور اٹلی کب تشریف لائیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں جب بھی اللہ تعالیٰ مجھے وہاں لے جائے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا فرشتوں کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ فرشتوں کی کوئی مادی شکل نہیں ہوتی۔ جب بھی اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں کوئی اچھا خیال یا نیک نیت ڈالتا ہے تو وہ فرشتوں کے ذریعہ ایسا کرتا ہے۔ جب بھی تم کوئی نیک کام کرتے ہو تو فرشتوں کی تحریک پر کرتے ہو۔ پس فرشتوں کو ظاہری طور پر تو نہیں دیکھا جا سکتا ہاں انبیاء علیہم السلام پر وحی کے ساتھ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت جبرئیلؑ کا نزول ہوا جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ملتا ہے۔ اسی طرح دیگر انبیاء پر بھی حضرت جبرئیلؑ وحی لے کر نازل ہوئے لیکن یہ ایک الگ معاملہ ہے جو انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔ جہاں تک عام لوگوں کا سوال ہے تو اگر کسی کو خواب میں کوئی شخص کوئی اچھا کام کرنے کی تحریک کرے تو وہ فرشتہ ہی ہوتا ہے۔ یا اگر تمہارے دماغ میں نیک خیالات پیدا ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتے کے ذریعہ تمہارے اندر وہ ڈالے ہیں۔

ایک سوال ہوا کہ جس طرح ہم اس دنیا میں لوگوں کی آواز سنتے ہیں کیا اگلے جہان میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی آواز سن سکیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جی مجھے امید ہے کہ اگر ہم اس دنیا میں اچھے اعمال بجالائیں تو اللہ تعالیٰ کی آواز سن سکیں گے۔

خدا تعالیٰ کی آواز سننے سے کیا مراد ہے؟ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک تمثیل ہے۔ ضروری نہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی آواز اسی طرح سنو جس طرح اس دنیا میں لوگوں کی آواز سنتے ہو۔ وہاں ایک مختلف ماحول ہوگا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اگلے جہان میں وہ کس طرح ہم تک اپنا پیغام پہنچائے گا اور کس طرح ہم سے بات کرے گا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں اس بات کا علم نہیں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا کیوں بنائی اور ہم کیوں اس کی عبادت کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا مالک ہے۔ اس کی مرضی جو چاہے وہ کرتا ہے۔ تمہاری مرضی ہوتی ہے تو تم ایک کاغذ لیتے ہو اس کے اوپر ڈرائنگ کرنی شروع کر دیتے ہو یا اُسی کاغذ کو لیتے ہو تو اس سے ایک کشتی بنا لیتے ہو یا کوئی اور چیز بنا لیتے ہو یا کسی کا sketch بنا لیتے ہو۔ تمہارے اندر جتنی طاقت ہے، تمہارا جو دل چاہتا ہے، تم اس کے مطابق کام کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے اور اس نے زمین و آسمان بنائے تا کہ دنیا کو اس کی قدرتوں کا پتا لگے۔ پھر اس نے ان سب میں سب سے بڑی اور اچھی مخلوق انسان کو بنایا۔ تمہیں بنایا تا کہ تم لوگ اچھے کام کرو، نیک کام کرو، اپنی عقل استعمال کرو اور دنیا کو بتاؤ کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کتنا طاقتور ہے کہ ہم، جو چھوٹی سی چیز ہیں، ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے اتنی عقل دی ہے کہ ہم بہت بڑے کام کر سکتے ہیں۔ ہم سائنس کے بہت سارے کارنامے سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہم نے کمپیوٹر ایجاد کر دیا۔ ہم نے بہت ساری بیماریوں کے علاج نکال دیئے۔ اللہ تعالیٰ کی دوسری پیدا کی ہوئی چیزوں کے اوپر ہمیں برتری حاصل کروا دی۔ ہمیں ان سے superior بنا دیا۔ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنائیں اور پھر جیسا کہ میں نے کہا انسان کو بنایا اور انسان کو کہا دیکھو مَیں نے تمہیں کیسی اچھی چیزیں دے دیں۔ تمہیں دماغ بھی دیا، تم اچھے کام کر سکتے ہو، تم اچھے اور برے کو سمجھ سکتے ہو۔ اس لیے تمہارا بھی فرض ہے کہ تم میرا شکر ادا کرو اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تم میری عبادت کرو۔ عبادت کا طریقہ بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بتا دیا۔ ہر نبی آیا اس نے اپنے لوگوں کو عبادت کے طریقے بتائے۔ پہلے عبادت کے مختلف طریقے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبادت کرنے کا بہترین طریقہ سکھایا جو نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اتنی چیزیں ہمیں دیں، اتنے انعامات دیئے، ہمارے پہ اتنی مہربانیاں کیں، اتنا رحم کیا تو ہمارا کام ہے کہ اس کا شکر کریں۔ بس اس شکر کا تقاضا ہے کہ ہم نماز پڑھیں۔ اس لیے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم شکر کرو، نماز پڑھو، تم مجھ سے اور مانگو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ مَیں رحمان بھی ہوں، رحیم بھی ہوں۔ تمہیں مَیں نے بن مانگے دے دیا۔ اپنی رحمت سے تمہارے فائدے کے لیے بہت کچھ دے دیا۔ جب تم نماز پڑھتے ہو، میرا شکر ادا کرتے ہو تو مَیں ان انعامات کو اور بڑھاتا ہوں۔ اس لیے ہم نماز پڑھتے ہیں۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ اٹلی میں جب لوگ رہائش اختیار کرنے کے لیے پیپر حاصل کر لیتے ہیں یا اپنی پڑھائی مکمل کر لیتے ہیں تو دوسرے ممالک میں چلے جاتے ہیں۔ ہم ان کو جماعتی طور پر کس طرح پر

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگِ احزاب سے قبل ابوسفیان کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا:
سنو! انجام کار خدا ہمیں کامیاب کرے گا اور اے بنو غالب کے احمق! یاد رکھو کہ ایک دن آئے گا کہ تمہارے لات، عُزّیٰ، اِساف، نائلہ اور ہُبل ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے اور اس دن مَیں تمہیں یہ سب یاد دلاؤں گا

خندق کھودنے کا فیصلہ صرف حضرت سلمان فارس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ کی وجہ سے نہیں تھا
بلکہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ طریق بتایا تھا

غزوۂ احزاب کے اسباب اور اس کے ابتدائی حالات و واقعات کا بیان

پاکستان کے احمدیوں اور عمومی طور پر دنیا کی بہتری کے لیے دعاؤں کی تحریک
نیز پاکستان کے احمدیوں کو دعاؤں اور صدقہ و خیرات کی طرف توجہ کرنے کی تلقین

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06/ستمبر 2024ء بمطابق 06/تبوک 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آج میں غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب کا ذکر کروں گا جو پانچ ہجری بمطابق فروری اور مارچ 627ء میں ہوئی تھی۔ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 573)

قرآن کریم میں جنگ احزاب کا ذکر اس طرح آیا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرًا ﴿۱۰﴾ اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ
وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۱﴾ ھُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ مَّا
وَعَدَنَا اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۳﴾ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْھُمْ یٰۤاَھْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ
لَکُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْھُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ؕۛ وَ مَا ھِیَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ
اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۴﴾ وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَیْھِمْ مِّنْ اَقْطَارِھَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰ
تَوْھَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِھَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ کَانُوْا عَاھَدُوا اللّٰہَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ
الْاَدْبَارَ ؕ وَ کَانَ عَھْدُ اللّٰہِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَکُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ
اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۷﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰہِ اِنْ
اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَةً ؕ وَ لَا یَجِدُوْنَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا
﴿۱۸﴾ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْکُمْ وَ الْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِھِمْ ھَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ
الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۹﴾ اَشِحَّةً عَلَیْکُمْ ۚۖ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَھُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ تَدُوْرُ
اَعْیُنُھُمْ کَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْہِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَھَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْکُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ
اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ ؕ وَ کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ
یَسِیْرًا ﴿۲۰﴾ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْھَبُوْا ۚ وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّھُمْ بَادُوْنَ
فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِکُمْ ؕ وَ لَوْ کَانُوْا فِیْکُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَقَدْ
کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللّٰہَ
کَثِیْرًا ﴿۲۲﴾ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ صَدَقَ
اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ ۫ وَ مَا زَادَھُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ﴿۲۳﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا
عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ ۚ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۫ۖ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا
﴿۲۴﴾ لِّیَجْزِیَ اللّٰہُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِھِمْ وَ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ
عَلَیْھِمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۲۵﴾ وَ رَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا
خَیْرًا ؕ وَ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ﴿۲۶﴾ (الاحزاب: 10 تا 26)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب تمہارے پاس لشکر آئے تھے تو ہم نے ان کے خلاف ایک ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے۔ اور یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔ جب وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اور تمہارے نشیب کی طرف سے بھی آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل (اچھلتے ہوئے) ہنسلیوں تک جا پہنچے اور تم لوگ اللہ پر طرح طرح کے گمان کر رہے تھے۔ وہاں مومن ابتلاء میں ڈالے گئے اور سخت (آزمائش کے) جھٹکے دیئے گئے۔ اور جب منافقوں نے اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض تھا، کہا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے دھوکے کے سوا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے اہل یثرب! تمہارے ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں رہا پس واپس چلے جاؤ۔ اور ان میں سے ایک فریق نے نبی سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگنی شروع کی کہ یقیناً ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے۔ وہ محض بھاگنے کا ارادہ کیے ہوئے تھے۔ اور اگر ان پر اس (بستی) کے ہر طرف سے چڑھائی کر دی جاتی پھر ان سے فساد کا مطالبہ کیا جاتا تو وہ ضرور اس کے مرتکب ہو جاتے اور اس پر توقف نہ کرتے مگر معمولی۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ یقیناً اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ پیٹھیں نہیں دکھائیں گے اور اللہ سے کیا ہوا عہد ضرور پوچھا جائے گا۔ تو کہہ دے کہ تمہیں بھاگنا ہرگز فائدہ نہیں دے گا اگر تم موت یا قتل سے بھاگو گے اور اس صورت میں تم کچھ فائدہ نہیں دیئے جاؤ گے مگر تھوڑا سا۔ تُو پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکتا ہے اگر وہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے یا تمہارے حق میں رحمت کا فیصلہ کرے؟ اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی سرپرست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔ اللہ تم میں سے ان کو خوب جانتا ہے جو (جہاد سے) روکنے والے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہماری طرف آ جاؤ۔ اور وہ لڑائی کے لیے نہیں آتے مگر بہت کم۔ تمہارے خلاف بہت خساست سے کام لیتے ہیں۔ پس جب کوئی خوف (کا موقعہ) آتا ہے تُو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں (دہشت سے) گھوم رہی ہوتی ہیں اس شخص کی طرح جس پر موت کی غشی طاری کر دی جائے۔ پس جب خوف جاتا رہتا ہے تو وہ (اپنی) تیز زبانوں سے تمہیں ایذاء پہنچاتے ہیں بھلائی کے معاملہ میں بخل کرتے ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (فی الحقیقت) ایمان نہیں لائے۔ پس اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے اور یہ بات اللہ پر بہت آسان ہے۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ لشکر ابھی تک نہیں گئے۔ اور اگر لشکر (واپس) آ جائیں تو وہ (حسرت سے) چاہیں گے کہ کاش وہ ویرانوں میں بدوؤں کے درمیان رہتے ہوتے (اور) تمہارے حالات معلوم کر رہے ہوتے اور اگر وہ تم میں ہوتے بھی تو قتال نہ کرتے مگر بہت کم۔ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو انہوں نے کہا یہی تو ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس

کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس نے ان کو نہیں بڑھایا مگر ایمان اور فرمانبرداری میں۔ مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرزِ عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (یہ اس لیے ہے) تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو عذاب دے یا توبہ قبول کرتے ہوئے ان پر جھکے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ان کے غیظ سمیت اس طرح لوٹا دیا کہ وہ کوئی بھلائی حاصل نہ کر سکے اور اللہ مومنوں کے حق میں قتال میں کافی ہو گیا۔ اور اللہ بہت قوی (اور) کامل غلبہ والا ہے۔‘‘

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

یہ قرآن شریف کی آیات کا ترجمہ ہے۔

اس جنگ کی وجہ تسمیہ کہ جنگ کا یہ نام کس طرح رکھا گیا۔ اس جنگ کو جنگِ خندق بھی کہا جاتا ہے کیونکہ عرب کے دستور کے، رواج کے خلاف پہلی مرتبہ مسلمانوں نے خندق کھود کر دفاعی جنگ لڑی تھی اور اس کو جنگِ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس کو یہ نام دیا ہے۔ احزاب حِزب کی جمع ہے جس کے معنی جماعت اور گروہ کے ہیں۔ چونکہ اس جنگ میں عرب کی مختلف جماعتیں اور گروہ اکٹھے مل کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے اس لیے اس جنگ کو جنگِ احزاب کہا گیا ہے۔

اس کی وجہ بیان کی جاتی ہے کہ ربیع الاوّل چار ہجری میں یہود کا قبیلہ بنونضیر اپنی عہد شکنی، بغاوت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے جیسی سازشوں کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کر دیا گیا۔ اس عہد شکن باغی قبیلہ کی سزا تو اس سے کہیں سخت تھی لیکن ان کی درخواست پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عفوو درگزر اور رحم فرماتے ہوئے ان کو جلاوطن کر دیا جس پر یہ قبیلہ اپنا سارا ساز و سامان لے کر مدینہ سے کچھ دور خیبر جا کر آباد ہو گیا لیکن ابھی چار مہینے ہی گزر رہے تھے کہ احسان فراموش اور سازشی کردار کے حامل یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف ایک ایسا خوفناک منصوبہ بنایا کہ جس کے مطابق مسلمان مکمل طور پر تباہ ہو جائیں۔ منصوبے کے مطابق بنونضیر کا سردار حُیَیّ بِنِ اَخْطَبْ جو اپنے غرور اور تکبر اور اسلام کے خلاف کینہ اور جوش کی وجہ سے یہود کا ابوجہل کہلائے جانے کا مستحق ہے اپنے سرکردہ ساتھیوں کے ساتھ مکہ گیا اور ابوسفیان اور دیگر قریشی عمائدین سے ملاقات کی اور قریش کو کہا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں کا نام و نشان مٹانے کا عزم رکھتے ہیں۔ ہم تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ ہم سب مل کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ایک معاہدہ کریں۔ مشرکینِ قریش کو اَور کیا چاہیے تھا وہ تو پہلے ہی یہ خونی عزائم رکھتے تھے اور بدر اور احد جیسی جنگی کارروائیاں کر چکے تھے لیکن اپنی دلی مراد پوری نہیں کر سکے تھے۔ بدر کے انتقام اور احد کی ندامت کے زخم پھر سے تازہ ہو گئے۔ ابوسفیان نے بنونضیر کے ان سرداروں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ تم اپنے گھر آئے ہو اور تمام لوگوں میں سے ہمیں وہ زیادہ محبوب ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دشمنی پر ہماری مدد کرے۔ باہم گفت و شنید کے بعد قریش کے پچاس لوگوں اور ان یہود نے خانہ کعبہ کا پردہ پکڑتے ہوئے پختہ عہد کرتے ہوئے قسمیں کھائیں کہ وہ ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف ان سب کی بات ایک ہو گی اور ہم سب مل کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں کو ملیا میٹ کر دیں گے۔ بہرحال ابوسفیان کے ساتھ مدینہ پر ایک زبردست حملہ کرنے کی سکیم اور تاریخ طے کرنے کے بعد بنونضیر کا یہ وفد عرب کے ان دوسرے قبائل کی طرف گیا جو مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے اور کئی ایک ناکام حملے بھی کر چکے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے وہ بنوغطفان کے پاس گیا۔ یہ ملک عرب میں ایک بہادر قبیلہ شمار ہوتا تھا اور مسلمانوں کے خلاف بغض اور کینے میں نمایاں تھا۔ یہود نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کرنے کی دعوت دی اور ساتھ خیبر کی ایک سال کی کھجوریں دینے کا لالچ بھی دیا اور یہ بھی بتایا کہ قریش مکہ بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ اس پر بنوغطفان نے بھی حمایت کا وعدہ کر لیا اور اپنی طرف سے چھ ہزار فوج کی ضمانت دی۔ اس کے بعد یہود کا یہ گروہ بنوسلیم کے پاس گیا۔ یہ ایک دوسرا قبیلہ تھا جو مسلمانوں پر پہلے سے حملہ کرنے کے عزائم رکھتا تھا لیکن ناکام ہو چکا تھا۔ جب اتنے بڑے اتحادی فوجی حملہ کا اس قبیلے کو علم ہوا تو بخوشی اس نے بھی حامی بھر لی۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 363-364 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)(غزوہ احزاب از علامہ محمد احمد باشمیل صفحہ 62 مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی)

اسی طرح بنوفَزَارہ اپنے سردار عُیَیْنہ کی سربراہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے اور عیینہ نے اپنے دوست قبیلے بنواسد کو دعوت دی، چنانچہ بنواسد کے سردار طُلَیْحَہ اَسَدِی نے بھی یہ دعوت قبول کر لی اور بنومُرَّہ اور بنواشجع قبائل نے بھی اس جنگ کی افرادی قوت میں خاصہ اضافہ کیا۔ یہ سارے وہ قبائل تھے جو اپنی بہادری میں پورے عرب میں ایک نام رکھتے تھے۔

(ماخوذ از سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد 07 صفحہ 270-271 دار السلام ریاض)

اس کی تفصیل لکھتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ’’مکہ کے قریش اور نجد کے قبائل غَطَفَان و سُلَیم گو پہلے سے ہی مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے اور آئے دن مدینہ کے خلاف حملہ آوری کی فکر میں رہتے تھے مگر ابھی تک انہوں نے اپنی طاقتوں کو اسلام کے خلاف ایک میدان میں مجتمع نہیں کیا تھا۔ لیکن جب یہود کے قبیلہ بنونضیر کے لوگ اپنی غداری اور فتنہ انگیزی کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کیے گئے تو ان کے رؤساء نے اس شریفانہ بلکہ محسنانہ سلوک کو فراموش کرتے ہوئے۔‘‘ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پہ بہت بڑا احسان کیا تھا۔ اس کو فراموش کرتے ہوئے ’’جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا آپس میں یہ تجویز کی کہ عرب کی تمام منتشر طاقتوں کو ایک جا جمع کر کے اسلام کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی جاوے اور چونکہ یہودی لوگ بڑے ہوشیار و چالاک تھے اور اس قسم کے سازشی کاموں میں خوب مہارت رکھتے تھے اس لیے ان کی مفسدانہ کوششیں بارآور ہوئیں اور قبائل عرب ایک جان ہو کر مسلمانوں کے خلاف میدان میں نکل آئے۔ یہودی رؤساء میں سے سَلَّام بن اَبِي الحُقَيق، حُیَیّ بن اخطب اور كِنَانَه بن اَلرَّبِيع نے اس اشتعال انگیزی میں خاص طور پر حصہ لیا۔ چنانچہ ان فتنہ پردازوں نے اپنے نئے وطن خیبر سے نکل کر حجاز اور نجد کے قبائل کا دورہ کیا اور سب سے پہلے مکہ میں پہنچ کر قریش کو اپنے ساتھ گانٹھا اور رؤسائے قریش کو خوش کرنے کے لیے اس بات تک کے کہنے سے دریغ نہیں کیا کہ مسلمانوں کے دین سے تمہارا دین (شرک و بت پرستی) اچھا ہے۔‘‘ یہ ان کو ان لوگوں نے کہا۔ ’’اس کے بعد انہوں نے نجد میں جا کر قبیلہ غَطَفَان کو اپنے ساتھ ملایا اور اس قبیلہ کی شاخہائے فَزَارَہ اور مُرَّہ اور اشجع وغیرہ کو اپنے ساتھ نکلنے کے لیے تیار کر لیا۔ پھر قریش اور غطفان کی انگیخت سے قبائل بنوسُلَیم اور بنواسد بھی اس مخالفِ اسلام اتحاد کی کڑی میں منسلک ہو گئے اور دوسری طرف یہود نے اپنے حلیف قبیلہ بنوسعد کو پیغام بھیج کر اپنی اعانت کے لیے کھڑا کر لیا۔ اس زبردست اتحاد کے علاوہ قریش نے اپنے گردونواح کے قبائل میں سے بھی بہت سے لوگوں کو جو ان کے توابع میں سے تھے اپنے ساتھ ملا لیا اور پھر پوری تیاری کے بعد صحرائے عرب کے یہ خونخوار قبائل مسلمانوں کو ملیا میٹ کرنے کے ارادے سے ایک سَیلِ عظیم کی طرح مدینہ پر اُمڈ آئے اور یہ عزم کیا کہ جب تک اسلام کو صفحہ دنیا سے مٹا نہیں لیں گے واپس نہیں لوٹیں گے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 573-574)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ ’’یہود کے دو‘‘ قبیلے ’’......جو لڑائی، فساد، قتل اور قتل کرنے کے منصوبوں کی وجہ سے مدینہ سے جلاوطن کر دیئے گئے تھے۔ ان میں سے بنونضیر کا کچھ حصہ تو شام کی طرف ہجرت کر گیا تھا اور کچھ حصہ مدینہ سے شمال کی طرف خیبر نامی ایک شہر کی طرف ہجرت کر گیا تھا۔ خیبر عرب میں یہود کا ایک بہت بڑا مرکز تھا اور ایک قلعہ بند شہر تھا۔ یہاں جا کر بنونضیر نے مسلمانوں کے خلاف عربوں میں جوش پھیلانا شروع کیا۔ مکہ والے تو پہلے ہی مخالف تھے، کسی مزید انگیخت کے محتاج نہ تھے۔ اسی طرح غَطَفَان نامی نجد کا قبیلہ جو عرب کے قبیلوں میں بہت بڑی حیثیت رکھتا تھا وہ بھی مکہ والوں کی دوستی میں اِسلام کی دشمنی پر آمادہ رہتا تھا۔ اب یہود نے قریش اور غطفان کو جوش دلانے کے علاوہ بنوسُلَیم اور بنواسد دو اَور زبردست قبیلوں کو بھی مسلمانوں کے خلاف اکسانا شروع کیا اور اسی طرح بنوسعد نامی قبیلہ جو یہود کا حلیف تھا اس کو بھی کفارِ مکہ کا ساتھ دینے کے لیے تیار کیا۔ ایک لمبی تیاری کے بعد عرب کے تمام زبردست قبائل کے ایک اتحادِ عام کی بنیاد رکھ دی گئی جس میں مکہ کے لوگ بھی شامل تھے۔ مکہ کے اِردگرد کے قبائل بھی تھے اور نجد اور مدینہ سے شمال کی طرف کے علاقوں کے قبائل بھی شامل تھے اور یہود بھی شامل تھے۔ اِن سب قبائل نے مل کر مدینہ پر چڑھائی کرنے کے لیے ایک زبردست لشکر تیار کیا۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 267)

قریش اور دیگر قبائل کا اس جنگ کے لیے روانہ ہونا اور ان کی تعداد کے بارے میں مزید تفصیل اس طرح ہے۔ لکھا ہے کہ قریش مکہ چار ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ ان کی قیادت ابوسفیان کر رہا تھا۔ سواروں کی کمان خالد بن ولید کر رہا تھا۔ انہوں نے دار الندوہ میں جھنڈا باندھا جو قریش کی مجلس شوریٰ کی جگہ تھی اور اس کو عثمان بن طلحہ نے اٹھایا۔ انہوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ اور اپنے ساتھ تین سو گھوڑے لیے اور ان کے ساتھ پندرہ سو اونٹ تھے۔ بنوسلیم کے سات سو افراد قریش کے ساتھ آ ملے۔ ان کی قیادت اب سفیان بن عبد شمس کر رہا تھا۔ بنواسد طلیحہ بن خویلد کی قیادت میں روانہ ہوئے اور بنو فزارہ کے ایک ہزار افراد نکلے جن کی قیادت عیینہ بن حِصن کر رہا تھا۔ بنواشجع کے چار سو افراد نکلے اور ان کا قائد مسعود بن رُخَیلہ تھا۔ بنومُرَّہ کے چار سو آدمی روانہ ہوئے اور ان کی قیادت حارث بن عوف مُرِّی کر رہا تھا۔ بنوغطفان کی طرف سے چھ ہزار فوجیوں کا وعدہ تھا اور یہود کی طرف سے دو ہزار سے زائد کی ریزرو فوج تھی جو اس بڑے لشکر کے پیچھے ایک آخری ضرب لگانے کے لیے تیار کھڑی ہو گی اور یوں مختلف

قبائل کے لوگ جو اس جنگ میں شریک ہوئے ان کی تعداد کم سے کم دس ہزار اور بعض روایات کے مطابق چوبیس ہزار کے قریب تھی۔ ان سب کی قیادت ابوسفیان بن حرب کے ہاتھ میں تھی جو اس وقت تک کی تاریخِ عرب کی سب سے بڑی فوجی مہم تھی۔

(حیات محمدؐ از محمد حسین ہیکل صفحہ 434 مطبوعہ بک کارنر جہلم)(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 364 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(غزوہ احزاب از علامہ محمد احمد باشمیل صفحہ 153 مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی)(فرہنگ سیرت صفحہ 299 زوار اکیڈمی کراچی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ ”کفار کے اس عظیم الشان لشکر کا اندازہ دس ہزار نفوس سے لے کر پندرہ ہزار بلکہ بعض روایات کی رُو سے چوبیس ہزار تک لگایا گیا ہے۔ اگر دس ہزار کے اندازے کو ہی صحیح تسلیم کیا جاوے تو پھر بھی اس زمانہ کے لحاظ سے یہ تعداد اتنی بڑی تھی کہ غالباً اس سے پہلے عرب کی قبائلی جنگوں میں اتنی بڑی تعداد کبھی کسی جنگ میں شامل نہیں ہوئی ہوگی ......سارے لشکر کا قائد اعظم یعنی سپہ سالار ابوسفیان بن حَرْب تھا......سامان خورونوش اور سامانِ جنگ بھی ہر طرح کافی وشافی تھا۔ اس طرح یہ لشکر شوال پانچ ہجری مطابق فروری و مارچ 627ء میں مدینہ کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔“

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 574)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ”مختلف مؤرخوں نے اس لشکر کا اندازہ دس ہزار سے چوبیس ہزار تک لگایا ہے لیکن ظاہر ہے کہ تمام عرب کے اجتماع کا نتیجہ صرف دس ہزار سپاہی نہیں ہوسکتا۔ یقیناً چوبیس ہزار والا اندازہ زیادہ صحیح ہے اور اگر اَور کچھ نہیں تو یہ لشکر اٹھارہ بیس ہزار کا تو ضرور ہوگا۔ مدینہ ایک معمولی قصبہ تھا۔ اِس قصبہ کے خلاف سارے عرب کی چڑھائی کوئی معمولی چڑھائی نہیں تھی۔ مدینہ کے مرد جمع کر کے (جن میں بوڑھے، جوان اور بچے بھی شامل ہوں) صرف تین ہزار آدمی نکل سکتے تھے۔ اس کے برخلاف دشمن کی فوج بیس اور چوبیس ہزار کے درمیان تھی اور پھر وہ سب کے سب فوجی آدمی تھے۔ جوان اور لڑنے کے قابل تھے کیونکہ جب شہر میں رہ کر حفاظت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو اس میں بچے اور بوڑھے بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ مگر جب دور دراز مقام پر لشکر چڑھائی کر کے جاتا ہے تو اس میں صرف جوان اور مضبوط آدمی ہوتے ہیں۔ پس یہ بات یقینی ہے کہ کفار کے لشکر میں بیس ہزار یا پچیس ہزار، جتنے بھی آدمی تھے وہ سب کے سب مضبوط، جوان اور تجربہ کار سپاہی تھے۔ لیکن مدینہ کے کُل مردوں کی تعداد بچوں اور اپاہجوں کو ملا کر بمشکل تین ہزار ہوتی تھی۔ ظاہر ہے کہ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر مدینہ کے لشکر کی تعداد تین ہزار سمجھی جائے تو دشمن کی تعداد چالیس ہزار سمجھنی چاہیے“ کیونکہ مقابلہ کوئی نہیں ”اور اگر دشمن کے لشکر کی تعداد بیس ہزار سمجھی جائے تو مدینہ کے سپاہیوں کی تعداد صرف ڈیڑھ ہزار فرض کرنی چاہیے۔“ (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 267-268) کیونکہ ان میں کمزور لوگ شامل تھے۔

بہرحال کفار اپنی جنگ کی نیت سے آگے بڑھتے رہے اور اس کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو اس وقت آپؐ نے فیصلہ کیا کہ خندق کھودی جائے۔ اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شعبہ جاسوسی یعنی انٹیلی جنس بھی اس ساری صورتحال سے بے خبر نہ تھا اور چاروں طرف سے خبریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ رہی تھیں۔ قریش اور یہود کے اس خوفناک منصوبے کی اطلاعات مدینہ میں پہنچیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا اور ان کو دشمن کے بد ارادوں کی خبر دی اور مشورہ کیا کہ مدینہ سے نکل کر مقابلہ کریں یا اس میں رہ کر ان سے جنگ کریں۔ ایک بہت بڑے فوجی لشکر اور اس کے مقابلے میں بہت بڑی تعداد کے پیش نظر زیادہ تر رائے یہ سامنے آئی کہ مدینہ کے اندر رہتے ہوئے دفاع کیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ روایات کے مطابق حضرت سلمانؓ کے مشورہ کا ذکر ملتا ہے کہ انہوں نے خندق کا مشورہ دیا اور کہا یا رسول اللہ! ہم فارس کی زمین میں جب گھوڑوں کی جماعت سے ڈرتے تو ان کے آگے خندق کھود دیتے تھے یعنی اگر گھوڑوں والی فوج آتی تھی تو خندق کھود دیتے تھے جس کی وجہ سے وہ اس کو عبور کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ تو یہ رائے سب کو اچھی لگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اندر رہتے ہوئے دفاع کرنے کا فیصلہ فرمایا اور خندق کھودنے کا ارشاد فرمایا۔

بعض کتب سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ خندق کھودنے کا فیصلہ صرف حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ طریق بتایا تھا کیونکہ عرب کے لیے یہ طریق بالکل نیا تھا۔ وہ دفاعی خندقیں کھودنے کے طریق سے ناواقف تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب ابوسفیان طاقت کے نشے سے چُور ایک لشکر جرار لے کر مدینہ کی طرف حملہ آور ہوا اور جب اسے اہلِ مدینہ کی طرف سے کہیں بھی کوئی روک نظر نہ آئی اور اس کو کوئی اسلامی فوج دکھائی نہ دی تو اول تو اس کو اپنے ایک بہت بڑے لشکر کی وجہ سے ہی یہ گھمنڈ تھا کہ آج اہلِ مدینہ کو ان کے ہاتھوں سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اس نے کہا اب تو میں مدینہ کو ختم کر کے ہی جاؤں گا اور جب مدینہ تک کے راستے میں کہیں بھی کوئی مزاحمتی روک نظر نہ آئی تو غرور اور تکبر میں اَور بھی بڑھ گیا لیکن جب اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے وہ عین مدینہ کے قریب پہنچا تو اچانک اپنے سامنے پانچ کلومیٹر لمبی آٹھ نو فٹ گہری اور چوڑی خندق دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ یہ خندق اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ گھوڑوں سے بھی اس کو عبور کرنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ جب یہ لوگ اس خندق کو عبور کرنے سے عاجز آ گئے تو اپنے شدید غصے اور بے بسی اور غرور اور تکبر کے ملے جلے جذبات میں اس نے یہاں سے ایک خط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا جس میں اس نے لکھا کہ لات، عُزّیٰ، اِساف، نائلہ اور ہبل کی قسم ہے کہ میں اپنے لشکر کے ساتھ آیا تھا کہ تب تک واپس نہ جاؤں گا جب تک تم لوگوں کا نام ونشان مٹا کر نہ رکھ دوں لیکن مَیں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ ہمارے مقابلے سے کترا رہے ہو اور اپنے گرداگرد خندقیں کھود لی ہیں۔ اے کاش مجھے معلوم ہو کہ تمہیں یہ طریق کس نے بتایا ہے اور اگر ہم واپس چلے بھی گئے تو یاد رکھنا کہ جنگِ احد کا دن پھر ایک بار تمہیں یاد دلا دیں گے کہ جس میں اب تمہاری عورتیں بھی ذبح کی جائیں گی۔ یہ خط اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا۔

اس کے جواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو خط لکھا اور فرمایا تمہارا خط ملا۔ میں جانتا ہوں کہ تم سدا سے اللہ تعالیٰ کے خلاف غرور میں مبتلا ہو اور یہ جو تم نے مدینہ پر اپنے لشکر جرار کے ساتھ ایسا حملہ کرنے کا ذکر کیا ہے کہ جس سے تم ہمارا نام ونشان مٹا دینے کا عزم کیے ہوئے ہو تو یہ تو اللہ کا حکم ہے کہ جو تیرے ناپاک عزائم کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو ناپاک عزائم تھے ان کے درمیان حائل ہو گیا، تمہیں یہ موقع نہیں مل سکا۔ اور پھر لکھا کہ اور وہ اپنا ایسا فیصلہ کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ اپنا ایسا فیصلہ کر دے گا کہ تم لات اور عزیٰ کا نام تک بھول جاؤ گے اور جو تم نے یہ کہا ہے کہ خندق کھودنے کا مجھے کس نے بتایا ہے تو فَاِنَّ اللّٰہَ اَلْھَمَنِیْ ذَالِکَ۔ یہ طریق مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا ہے۔ جب تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کا غیظ وغضب بڑھ گیا تھا تو اس وقت مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا۔ اور سنو! آگے آپؐ نے یہ لکھا کہ سنو! انجام کار خدا ہمیں کامیاب کرے گا اور اے بنو غالب کے احمق! یاد رکھو کہ ایک دن آئے گا کہ تمہارے لات، عُزّیٰ، اِساف، نائلہ اور ہُبَل ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے اور اس دن میں تمہیں یہ سب یاد دلاؤں گا۔

(سبل الہدیٰ جلد 5 صفحہ 364 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(خاتم النبیین از ابوزہرۃ جلد 2 صفحہ 942 المؤتمر العالمی)(الصحیح من سیرۃ النبی الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم جلد 10 صفحہ 197 المرکز الاسلامی للدراسات بیروت 2006ء)

تو بڑا واضح طور پر اس کو لکھا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ فتح ہماری ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خط سے واضح ہوتا ہے کہ ہر چند کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے مشورہ دیا ہوگا لیکن اس پر عمل کرنے کا فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے الہاماً ہی فرمایا ہوگا۔ واللہ اعلم۔ بہرحال ان کا مشورہ بھی تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی آپؐ کو اس بارہ میں آگاہ کیا۔ باقی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

آجکل پاکستان کے احمدیوں کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ پاکستانی احمدی خود بھی دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ صدقات کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے اور مخالفین کے شر سے ان کو بچائے اور شریروں کے شر ان لوگوں پر الٹائے۔ عمومی طور پر دنیا کی بہتری کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی فتنہ وفساد سے بچائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۷ ؍ ستمبر ۲۰۲۴ء صفحہ ۲ تا ۵)

☆......☆......☆

ارشاد باری تعالیٰ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(سورۃ الانفال: 28)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور (اسکے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے

طالب دعا: بی. ایم خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(سورۃ الانفال: 29)

ترجمہ: اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے

طالب دعا: سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مدنی زندگی کے پہلے دَور کا خاتمہ اور اِسلامی طریق حکومت

ایک نئے دور کا آغاز

غزوہ بنو قریظہ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی مدنی زندگی کے پہلے دور اور ہماری کتاب کی دوسری جلد کا خاتمہ ہوتا ہے۔ یہ دور کن حالات میں گزرا؟ اسلام کی حفاظت کے لیے آنحضرت ﷺ کو کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا؟ مسلمانوں پر کیسی کیسی نازک گھڑیاں آئیں؟ اندرونی اور بیرونی خطرات نے کیا کیا مہیب صورتیں اختیار کیں؟ ان سولات کا کسی قدر مفصل جواب اوپر گذر چکا ہے۔ یہ کہنا بالکل بے جا نہ ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کی مدنی زندگی کا پہلا دور ایک مسلسل زلزلہ کا رنگ رکھتا تھا جو پانچ سال کے طویل عرصہ میں جسے مصائب نے احساسی طور پر اور بھی لمبا کر دیا تھا مدینہ کی سرزمین کو خطرناک طور پر جنبش دیتا رہا اور اس زلزلہ کے بعض دھکے اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایسے تباہ کن تھے کہ اگر خدا کی خاص نصرت شامل حال نہ ہوتی تو یقیناً یہ دھکے مدینہ کی سر زمین کو بالکل تہ وبالا کر کے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لیے خاک میں سُلا دیتے اور جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں اس زلزلہ کے آتش فشاں منبع کی ایک شاخ یہود کے قلعوں میں ہو کر عین مدینہ کی دیواروں کے نیچے پہنچی ہوئی تھی۔ اس زلزلہ کا سب سے بڑا دھکا غزوۂ احزاب میں پیش آیا جبکہ خونخوار اتحادیوں کے جنگی نعروں اور ان کے عربی گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سے مدینہ کی زمین گویا لفظاً لرزہ کھا گئی تھی اور مسلمانوں کے کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور اس زلزلہ کو بدعہد یہود کی غداری نے اور بھی زیادہ خطرناک صورت دے دی تھی۔ لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے یہ حملہ کفار مکہ کی عداوت کا آخری نقطہ ثابت ہوا۔ جس کے بعد گو ان کی دلی عداوت اور فتنہ انگیزی تو اسی طرح قائم رہی مگر انہیں مدینہ پر حملہ آور ہونے کی توفیق نہیں ملی اور آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی کہ اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا (یعنی ان لوگوں کی فتنہ انگیزی اور دشمنی کی وجہ سے آئندہ ہمیں تو ان کے خلاف فوج کشی کے موقعے ملتے رہیں گے مگر انہیں ہمارے خلاف مدینہ پر چڑھائی کرنے کی توفیق نہیں ملے گی) حرف بحرف پوری ہوئی اور اس طرح مدنی زندگی کے پہلے اور دوسرے دور میں ایک مابہ الامتیاز قائم ہو گیا۔ علاوہ ازیں چونکہ بنوقریظہ کے خاتمہ کے ساتھ مدنیہ میں یہودی آبادی کا بھی خاتمہ ہو گیا تھا اور اس کے بعد مدنیہ کے شہر میں سوائے مسلمانوں یا مسلمان کہلانے والے منافقوں یا مسلمانوں کے توابع کے اور کوئی قوم باقی نہیں رہی تھی جو مسلمانوں کے مقابل پر کھڑی ہو سکتی یا آنحضرت ﷺ کے حکم سے برملا سرتابی کرنے کی جرأت کرتی، اس لیے اس وقت سے مدینہ میں ایک خالص اسلامی حکومت کی بنیاد بھی قائم ہو گئی۔ گویا اس نئے دور کی جو غزوہ بنوقریظہ کے بعد سے شروع ہوا، دو نمایاں خصوصیات تھیں۔ اوّل کفار کے ان حملوں کا جو مدینہ کے خلاف ہوتے تھے ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں میدان کارزار مدینہ کے قرب وجوار سے ہٹ کر دور دراز کے علاقوں کی طرف منتقل ہو گیا۔ دوم مدینہ کا شہر سیاست و حکومت کے لحاظ سے ایک خالص اسلامی سلطنت کی صورت اختیار کر گیا جس میں کسی غیر حکومت یا غیر قوم یا غیر مذہب کا دخل نہیں تھا اور پھر یہی مرکزی حکومت آہستہ آہستہ وسعت اختیار کر کے بالآخر دنیا کے ایک بڑے حصہ پر چھا گئی۔

یہ محیر العقول تغیر پانچ سال کے قلیل عرصہ میں کس طرح ممکن ہو گیا؟ اس سوال کا حقیقی جواب اس دنیا کے مادی علوم کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اور اسے پوری طرح وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو روحانی تصرفات کا علم رکھتا ہو اور اس خدائی سنت سے واقف ہو جو قدیم سے نبیوں کے ساتھ رہی ہے مگر یہ امور تاریخ کا حصہ نہیں ہیں۔ ظاہری اسباب کے لحاظ سے جو باتیں مسلمانوں کی اس بے نظیر کامیابی کا باعث سمجھی جا سکتی ہیں ان میں مندرجہ ذیل باتیں خاص طور پر نمایاں اثر رکھتی تھیں۔ مسلمانوں کا اتحاد، ان کی تنظیم، ان کا اپنے مقصد کے لیے بے نظیر استقلال۔ ان کی قربانی کی روح۔ اُن کا یہ کامل یقین کہ ہم حق وصداقت کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ ان کا یہ گہرا احساس کہ ہم اس قدر بے سروسامان ہیں کہ جب تک ہم اپنی انتہائی طاقت کو بے دریغ صرف کر دینے کے لیے تیار نہیں ہونگے ہماری حفاظت کی کوئی صورت نہیں ہے اور پھر آنحضرت ﷺ کی بے نظیر مقناطیسی شخصیت اور اعلیٰ درجہ کی جنگی تدابیر وغیرہ ذالک۔ ان تاثیرات نے مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت میں وہ طاقت بھر دی تھی جسے عرب کی لا تعداد افواج کا نہایت وحشیانہ مظاہرہ بھی مغلوب نہیں کر سکا اور اس پانچ سالہ جنگ کے نتیجہ میں کفّارِ عرب نے اس بات کو یقینی طور پر سمجھ لیا کہ اب مدینہ پر حملہ آور ہو کر اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو ملیا میٹ کر دینے کا خیال ایک خیال باطل ہے جو کبھی بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ اب انہیں مسلمانوں کو مغلوب کرنے کے لیے اور تدابیر سے کام لینا چاہئے۔ کفار کی یہ ذہنی تبدیلی اسلام کے لیے ایک نئے دور کے آغاز کا نشان تھی۔

اسلامی طریق حکومت

چونکہ اس نئے دور کی دو نمایاں خصوصیات میں سے ایک خصوصیت مدینہ میں خالص اسلامی حکومت کا قیام تھی اس لیے اس موقع پر اس اصولی تعلیم کا ذکر کرنا نامناسب نہ ہوگا جو بانئ اسلام نے حکومت کے طریق کے متعلق پیش فرمائی ہے۔ اس کے متعلق سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہئے کہ جیسا کہ دوسرے دنیاوی امور میں اسلام کا طریق ہے اس معاملہ میں اسلام نے صرف ایک اصولی تعلیم دی ہے اور تفصیلات کے تصفیہ کو ہر زمانہ اور ہر ملک اور ہر قوم کے حالات پر چھوڑ دیا ہے۔ اور دراصل اس قسم کے معاملات میں یہی طریق عقل مندی اور میانہ روی کا طریق ہے کہ صرف اصولی ہدایت پر اکتفاء کیا جاوے اور تفصیلات میں دخل نہ دیا جاوے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو اور حالات کے اختلاف کا لحاظ رکھنے کے بغیر ہر زمانہ میں ہر قوم پر ایک ہی ٹھوس غیر مبدل اور تفصیلی قانون جاری کر دیا جاوے تو ظاہر ہے کہ قانون شریعت رحمت کی بجائے ایک زحمت ہو جاوے اور ہدایت کی بجائے ضلالت کا سامان پیدا کر دے۔ پس اسلام نے کمال دانشمندی کے ساتھ اس معاملہ میں صرف ایک اصولی ہدایت دی ہے۔ جو تفصیلات کے مناسب اختلاف کے ساتھ سب قسم کے حالات پر یکساں چسپاں ہوتی ہے۔

حکومت کا اصل حق صرف جمہور کو حاصل ہے اور جمہور کی طرف سے افراد کو پہنچتا ہے

یہ اصولی ہدایت یہ ہے کہ انبیاء ومرسلین کے معاملہ کو الگ رکھتے ہوئے جنہیں خدا کی طرف سے اس کے ازلی حق میں سے حکومت کا حق پہنچتا ہے سب لوگ حکومت کے حق میں برابر ہیں۔ یعنی اصل حکومت جمہور کی ہے اور اس حق میں کسی شخص کو دوسروں کی نسبت فائق حق حاصل نہیں ہے۔ لیکن چونکہ نظام حکومت کے چلانے کے لیے ایک محدود انتظامی حکومت کا ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت کی انتہائی باگ ڈور ایک حاکم اعلیٰ یعنی صدرِ حکومت کے ہاتھ میں ہو، اس لیے اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ لوگوں کو چاہیے کہ باہم مشورہ کے ساتھ جس شخص کو حکومت کے لیے سب سے زیادہ اہل سمجھیں اسے اپنا امیر مقرر کر لیا کریں۔ چنانچہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ یعنی ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ حکومت کی امانت تم اس کے اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو اور پھر جو لوگ اس طرح حاکم منتخب ہوں انہیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ وہ لوگوں میں عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کریں۔“ اس اصولی آیت میں حکومت کے حق کو امانت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جس سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ دراصل حکومت کا حق سب لوگوں کا مشترکہ حق ہے اور خاص افراد کو جمہور کی طرف سے ایک امانت کے طور پر ملتا ہے۔ پس جس شخص کو حکومت ملے اسے سمجھنا چاہیے کہ یہ ایک امانت ہے جو لوگوں کی طرف سے اسے ملی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ابوذرؓ صحابی نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے کسی علاقے کا امیر مقرر فرماویں۔ اس پر آپ نے فرمایا:

يَا اَبَاذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا۔ یعنی ”اے ابو ذر! تم ایک ضعیف انسان ہو اور حکومت ایک امانت ہے اور قیامت کے دن وہ ذلّت وندامت کا موجب ہوگی سوائے اس شخص کے جو اس کے پورے پورے حقوق ادا کرے۔“ اس حدیث میں حکومت کو امانت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی یہ حکومت کا حق صرف جمہور کو حاصل ہے اور کسی خاص فرد کو اس کا حق جمہور کی طرف سے صرف ایک امانت کے طور پر ملتا ہے۔

چونکہ حکومت ایک امانت ہے اس لیے حاکم اعلیٰ کا تقرر تو الگ رہا ماتحت حکام کے تقرر میں بھی اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ کسی ایسے شخص کو حاکم مقرر نہ کیا جاوے جو خود حکومت کا خواہشمند ہو۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ هٰذَا الْعَمَلَ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرِصَ عَلَيْهِ۔ یعنی ”خدا کی قسم ہم کبھی ایسے شخص کو حکومت کا کوئی عہدہ نہیں دینگے جو خود اس عہدہ کو طلب کرے یا اس کا خواہشمند ہو۔“

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 630 تا 633، مطبوعہ قادیان 2006)

❋❋❋❋

ارشاد نبوی ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ گھر والوں سے رحم کا سلوک کرنے والا کبھی کوئی نہیں دیکھا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ ﷺ الصبیان والعیال)

طالب دعا : شیخ صادق علی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبرکوٹ، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی ﷺ

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! جب شدید لڑائی شروع ہو جاتی تو ہم رسول کریم ﷺ کو ڈھال بنا کر لڑتے تھے اور ہم میں سے بہادر وہی سمجھا جاتا تھا جو رسول کریم ﷺ کے شانہ بشانہ لڑتا تھا

(مسلم۔ کتاب الجہاد۔ باب غزوۃ حنین)

طالب دعا : سید وسیم احمد وافراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مکتوب مکرم عبدالرحمن خان خلف میاں حبیب الرحمن خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحضور حضرت صاحبزادہ صاحب۔ مکرم و معظم واجب التعظیم والتکریم سلّمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بہت ہی ادب و احترام سے یہ خاکسار حضور میں عرض پرداز ہے کہ اخبار الفضل مورخہ ۲۰/ اکتوبر ۴۹ء نمبری ۲۴۰ موصولہ امروزہ میں حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت حسب تحریر برادر مکرم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق کپورتھلہ حال لائل پور طبع فرمائی ہے جو کہ بزبانی حضرت ماموں صاحب منشی ظفر احمد صاحبؓ سے سنی ہوئی ہے اور کئی مرتبہ دوسرے احباب کو بھی سناتے ہوئے خود سنا ہے۔ اس لحاظ سے خاکسار شاہد ہے۔ اور چونکہ یہ سلسلہ کی تاریخی روایت ہے اس لئے میں روایت کے متعلق جس قدر میرے ساتھ ماموں ظفر احمد صاحب مرحومؓ نے تذکرہ فرمایا وہ مجھے بخوبی یاد ہے۔ چنانچہ خاکسار بھی حضور میں عرض پرداز ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ روایت صحیح عرض کر رہا ہوں تا کہ محفوظ رہے۔

’’حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود مجھ سے بھی تذکرہ فرمایا اور میری موجودگی میں بھی کئی مرتبہ مسجد احمدیہ کپورتھلہ میں اس روایت کا اس طرح تذکرہ فرمایا تھا کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا ہے، جالندھر میں بعہدہ افسر مال تعینات تھے۔ حضور کی وفات سے پیشتر علاقہ میں دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ جس روز علاقہ کے دورہ سے واپس گھوڑے پر سوار جالندھر کی جانب تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں یکلخت آپ کو الہام ہوا ’’ماتم پرسی‘‘ آپ اس الہام پر پہلی مرتبہ تو کچھ نہ سمجھے اور گہری سوچ میں پڑ گئے اور گھوڑے پر سوار بدستور چلتے چلے گئے کہ راستہ میں دوبارہ پھر یہی الہام ہوا اور ساتھ ہی طبیعت پر آپ کو کچھ بوجھ بھی محسوس ہوا۔ پھر آپ کو خیال ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے اور خیالات بہت پراگندہ ہوئے۔ آپ نے بوقت تذکرہ بتلایا کہ آپ نے قیاس کیا کہ شائد تائی صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہو۔ مگر آپ اسی طرح گہرے خیالات کی سوچ بچار میں بدستور گھوڑے پر سوار چلتے گئے کہ پھر تیسری مرتبہ یہی الہام ہوا اور ساتھ ہی آپ کے دل پر بھی اس کا بہت گہرا اثر ہوا۔ کچھ بوجھ سا دل پر اور بھی زیادہ محسوس ہوا جس سے آپ کی طبیعت بہت ہی خائف ہو گئی اور آپ ڈر گئے تو آپ راستہ میں ہی فوراً گھوڑے سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے اور دل میں انہی خیالات میں پریشان اور ملول و محزون ہو گئے اور پریشان تھے کہ اس ’’ماتم پرسی‘‘ کے الہام کا حل کیا ہے۔ کبھی آپ کو تائی صاحبہ کا خیال آتا اور کبھی حضرت والد صاحب کی وفات (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا خیال آتا کہ شائد آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ پھر بہت ہی گہری سوچ کے بعد یہ سوال آپ کے دل میں آیا کہ خدا تعالیٰ کی جانب سے ’’ماتم پرسی‘‘ ہو تو لازمی ہے کہ یہ کسی اعلیٰ اور ارفع ہستی کی موت اور وصال سے وابستہ ہے۔ یہ خیال دل پر مسلط ہو گیا اور دل میں آپ کے یہ پورا یقین ہو گیا کہ بس یہ حضرت والد صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا ہی وصال ہے۔ یہ خیال راسخ ہوتے ہی آپ پھر گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے اور اسی غم و حزن کی حالت میں بجائے اپنے بنگلہ پر جانے کے آپ سیدھے ڈپٹی کمشنر صاحب جالندھر کے بنگلہ کو تشریف لے گئے۔ اس وقت جالندھر میں کوئی انگریز ڈپٹی کمشنر تعینات تھے۔ آپ نے سیدھے DC کے بنگلہ پر پہنچ کر صاحب سے ملاقات کی اور حصول رخصت کے لئے صاحب کو یہ اطلاع دی کہ میرے والد صاحب کا وصال ہو گیا ہے اس لئے فوراً رخصت دے دی جائے، میں جا رہا ہوں۔ اور یہ بھی بتلایا کہ میں اسی غرض سے دورہ سے سیدھا آپ کے بنگلہ پر آیا ہوں۔ صاحب موصوف نے دریافت کیا کہ کیا والد صاحب کی وفات کی خبر آپ کو راستہ میں ملی ہے یا کوئی اور ذریعہ سے موصول ہوئی ہے۔ یا کوئی آدمی آیا ہے۔ آخر کیا معاملہ ہوا ہے مگر آپ نے صاحب سے عرض کیا کہ نہ کوئی تار آیا ہے نہ کوئی آدمی آیا ہے اور نہ کوئی اور ہی اطلاع موصول ہوئی ہے صرف خدائی تار آیا ہے۔ صاحب موصوف نے اس کا سلسلہ دریافت کیا تو حضرت مرزا صاحبؓ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم و مغفور نے اپنے راستہ کا تمام ماجرہ الہامی سنایا تو صاحب کو بہت حیرت ہوئی کہ اس پر اتنا یقین کر لینا یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یونہی آپ کو وہم ہو گیا ہے۔ آپ اطمینان رکھیں ایسا کوئی حادثہ نہیں ہوا ہے۔ اس لئے آپ رخصت کے لئے جلدی نہ کریں۔ اور گھبرائیں نہیں اطمینان کر لیجئے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب بدستور اپنے یقین کامل پر رخصت کے لئے مصر رہے اور پورے وثوق سے اس خدائی اطلاع پر ملول تھے۔ مگر پھر آپ صاحب کے بہت اصرار پر اپنے بنگلہ پر تشریف لے آئے۔ پہنچے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اطلاعی تار وفات حسرت آیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو موصول ہوا۔ چنانچہ آپ اسی ہم و غم میں اسی تار کو لے کر دوبارہ صاحب کے بنگلہ پر پہنچے اور بتلایا کہ اس وقت میں دورہ سے سیدھا آپ کے بنگلہ پر آ گیا تھا وہ خدائی اطلاع کی بناء پر تھا۔ اب یہ تار بھی موصول ہو گیا ہے۔ صاحب بہادر اس تمام کیفیت کو دیکھ کر بہت ہی حیران اور ششدر رہ گئے کہ آپ لوگوں کو خدا پر کیسا یقین اور وثوق اور ایمان ہے اور وہ من و عن پورا بھی ہو رہا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب رخصت پر فوراً روانہ ہو گئے۔

’’اور ماموں صاحب فرماتے تھے کہ جب حضرت مرزا صاحب جالندھر سے امرتسر پہنچے تو اسٹیشن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ بھی امرتسر پہنچ چکا تھا۔ حضرت مرزا صاحب بھی شامل ہو گئے اور ساتھ ہی رہے۔ ماموں صاحب منشی ظفر احمد صاحب بھی امرتسر میں تھے چنانچہ حضرت مرزا صاحبؓ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے یہ تمام ماجرا امرتسر میں ہی حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ سے خود بیان فرمایا تھا۔‘‘

ایک مرتبہ عاجز اور حضرت ماموں ظفر احمد صاحب قبلہ مسجد احمدیہ کپورتھلہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک دو دوست اور بھی موجود تھے یا کالج کے طالب علم جو حصول تعلیم کے لئے کپورتھلہ مقیم تھے وہ بیٹھے تھے یہ مکمل یاد نہیں ہے، میں نے ماموں صاحب کی خدمت میں اس روایت کے متعلق عرض کیا کہ میں نے یہ کئی بار آپ سے سنی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے یہ روایت سلسلہ میں محفوظ نہیں ہے۔ اس لئے ایسی روایت کا محفوظ ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے میرا دل چاہتا ہے کہ اس روایت (مندرجہ صدر) کو جس طرح میں نے آپ سے سنا ہے میں لکھ کر پیش کر دیتا ہوں آپ اس پر دستخط کر دیں تا کہ میں اس روایت کو اخبار الفضل میں طبع کرادوں۔ میری اس گزارش پر حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے فرمایا کہ خیال تو ٹھیک ہے مگر یہ واقعہ مجھے مکمل یاد نہیں ہے۔ مثلاً دوبارہ تار لے کر حضرت مرزا صاحب خود گئے تھے یا بھیجا تھا وغیرہ مجھے یاد نہیں رہا اس لئے طبع کرانی مناسب نہیں ہے۔ چنانچہ پھر میں خاموش ہو گیا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ جو میرے کانوں نے خود سنا وہ امانت تھی اور میں نے عرض کر دی ہے اور جو کچھ میرے عرض کرنے پر ماموں صاحب مرحوم نے مجھے فرمایا وہ بھی میں نے من و عن عرض خدمت والا کر دیا ہے۔ میرا خود دل چاہتا تھا میں اس روایت کو طبع کراؤں مگر ماموں صاحب کے ارشاد بالا کے مطابق میں نے چپ اختیار کر لی تھی جو اطلاعاً عرض خدمت ہے۔

خاکسار عبدالرحمن خلف میاں حبیب الرحمن

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ پنجم، مطبوعہ قادیان 2008)

۞۞۞۞

شادی بیاہ اور بے پردگی اور فوٹو گرافی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

’’جب دولہا آئے اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو محلّہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور کہتی ہیں اس سے کیا پردہ ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ پردہ نہیں کرتیں بلکہ مخول (مذاق) اور ہنسی کرتی ہیں۔‘‘

(خطبات محمود جلد سوئم صفحہ 71)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ

’’جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً احکام شریعت کی حدود پھلانگنے کے قریب ہو چکا ہے اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسی کو بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیادار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں بے دھڑک انٹ سنٹ فوٹو گرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلا کر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہئے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی ویڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کر دیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔‘‘

(الفضل 26 جون 2002 بحوالہ کتاب بد رسومات و بدعات اور ان سے اجتناب کے بارہ میں تعلیمات صفحہ 60)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہی سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے اولیاء سے جنگ کرنے کے سبب سے نہ صرف ایمان ہی سلب ہو جاتا ہے بلکہ عقلیں بھی سلب ہو جاتی ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 5 مطبوعہ قادیان 2018)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اس وقت ہمارے احباب کو ایسا ہی صبر کرنا چاہیے جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ معظّمہ میں کیا۔ کوئی حرکت ان سے ایسی سرزد نہ ہوئی جو انہیں حکام تک پہنچاتی۔ اس وقت کسی پر بھروسہ نہ کریں کہ فلاں شخص ہماری مدد کرے گا۔ یاد رکھیں اس وقت خداوند جل وعلا کے سوا کوئی ولی و نصیر نہیں۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 4 مطبوعہ قادیان 2018)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

رسول اللہ ﷺ صحابہ کو چاک و چوبند اور تازہ دم رکھنے کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔ آپ ان کے مابین وقتاً فوقتاً کھیل کے ایسے مقابلے کراتے رہتے جن میں شجاعت، جوانمردی، ایمانی اور جہادی تربیت کا پہلو غالب تھا

غزوۂ بنو مُصطلِق کے حالات وواقعات کے تناظر میں واقعۂ اِفک کا تفصیلی بیان

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16 اگست 2024 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: رسول کریم ﷺ نے نقیع مقام کے کنویں کھودنے اور نقیع مقام کو چراغ گاہ بنانے کا حکم حضرت حاطب بن ابی بَلتعہ کو کیوں دیا اور اسکی نگرانی کی ذمہ داری کس کے سپرد کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو مصطلق سے واپسی پر جب آنحضرت ﷺ نَقِیع مقام سے گزرے تو بہت کشادگی، گھاس اور بہت سے تالاب دیکھے۔ آپؐ نے اس کے پانی کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جب گرمیاں آتی ہیں تو پانی کم ہو جاتا ہے۔ تالابوں کا پانی نیچے چلا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بَلتعہ کو حکم دیا کہ وہ کنواں کھودیں اور نقیع کو چراگاہ بنانے کا حکم دیا۔ حضرت بِلال بن حارِث مُزَنِی کو اس پر نگران مقرر کیا۔

سوال: اس چراگاہ میں آنے کی اجازت کن کی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ سرکاری چراگاہ جو بنائی گئی تھی اس میں آنے کی ان غریبوں کو صرف اجازت دی، باقیوں کے لیے جو امراء تھے انہیں کہا اپنی اپنی علیحدہ بناؤ یہاں صرف سرکاری جانور ہی چرا کریں گے۔ یہ چراگاہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دَورِ خلافت تک برقرار رہی اور بعد ازاں گھوڑوں اور اونٹوں کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے جگہ تبدیل ہوگئی۔

سوال: رسول اللہ ﷺ صحابہ کو چاک و چوبند اور تازہ دم رکھنے کیلئے کیا کیا کرتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صحابہ کو چاک و چوبند اور تازہ دم رکھنے کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔ آپ ان کے مابین وقتاً فوقتاً کھیل کے ایسے مقابلے کراتے رہتے جن میں شجاعت، جوانمردی، ایمانی اور جہادی تربیت کا پہلو غالب تھا۔ اس قسم کی کھیلوں سے ان کے عزم، حوصلے، ولولے اور بہادری میں بڑا اضافہ ہوتا تھا۔ گویا کہ کھیلوں کے مقابلے ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ غزوۂ بنو مصطلق سے واپسی پر جب آپ ﷺ نقیع پہنچے تو اسی روز آپ نے صحابہ کے مابین گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ کا مقابلہ بھی کروایا۔ آپ کی اونٹنی قَصْوَاء سب اونٹوں سے آگے نکل گئی۔ اس پر حضرت بلال بن رَباحؓ سوار تھے اور آپؐ کا گھوڑا سب گھوڑوں سے آگے نکل گیا۔ آپ کے پاس دو گھوڑے تھے ایک کو لِزَاز جبکہ دوسرے کو ظَرِب کہا جاتا تھا۔ اس روز ظَرب نے مقابلے میں شرکت کی اس پر حضرت ابواُسَید سَاعِدِی سوار تھے اور وہ بھی پہلے نمبر پہ آیا۔

سوال: رسول کریم ﷺ کا حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ کے مقابلہ کا کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اسی جگہ آنحضرت ﷺ کا حضرت عائشہؓ کے ساتھ دَوڑ کے مقابلے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ کتاب اِمتَاعُ الاَسماع میں ہے کہ اس غزوہ یعنی بنو مصطلق کے سفر میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے اپنے کپڑے سمیٹے اور آپ ﷺ نے بھی قَبَا سمیٹی اور دوڑ لگائی تو آپ حضرت عائشہؓ سے آگے نکل گئے پھر ان سے فرمایا: یہ اس دفعہ کا بدلہ ہے جب تم مجھ سے آگے نکل گئی تھی۔

سوال: بنو مصطلق سے واپسی پر منافقین کی طرف سے کون کا واقعہ کھڑا کیا گیا اور وہ ام المومنین حضرت عائشہؓ پر ایک جھوٹی تہمت لگائی؟

جواب: بنو مصطلق سے واپسی پر منافقین کی طرف سے ایک اور فتنہ کھڑا کیا گیا اور وہ ام المومنین حضرت عائشہؓ پر ایک جھوٹی تہمت کا واقعہ ہے جس کو واقعۂ افک بھی کہا جاتا ہے۔

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ افک کا کب علم ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ابن ہشام نے یہ بیان کیا ہے کہ جب حضرت عائشہ اپنے والدین کے گھر گئیں تو اُس وقت انہیں تہمت کا علم نہ تھا اور ام مسطح والا واقعہ بھی والدین کے گھر جانے کے بعد پیش آیا تھا۔ بہرحال یہ دونوں روایتیں ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے میرے ساتھ ایک خادم بھیجا۔ میں گھر میں داخل ہوئی اور مَیں نے اپنی والدہ اُمِّ رُوْمَان کو مکان کے نچلے حصہ میں اور حضرت ابوبکرؓ کو گھر کے بالا خانے میں پایا۔ وہ قرآن پڑھ رہے تھے۔ یہ بخاری کی روایت میں ہے۔ کہتی ہیں مَیں نے اپنی ماں سے کہا اے میری پیاری ماں! لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں! ماں نے ان کو کہا کہ اے میری پیاری بیٹی! خاطر جمع رکھو۔ حوصلہ رکھو۔ اللہ کی قسم! کم ہی ہوتا ہے کہ کبھی کوئی حسین وجمیل عورت کسی شخص کے پاس ہو جس سے وہ محبت رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں ہوں مگر وہ اس کے خلاف بہت کچھ کہتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا مَیں نے کہا سبحان اللہ۔ کیا لوگ بھی ایسی باتیں کرنی شروع ہو گئے ہیں؟ میرے بارے میں وہ ایسی بات کہیں۔

سوال: حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاریؓ کی بیوی ام ایوب نے جب حضرت عائشہ پر تہمت کے بارے میں ذکر کیا تو آپؓ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: علامہ ابن اسحاق کہتے ہیں حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاریؓ کی بیوی ام ایوب نے ان سے کہا کہ اے ابو ایوب! تم سنتے ہو کہ لوگ عائشہ کے حق میں کیا کہہ رہے ہیں؟ ابو ایوب نے کہا ہاں میں نے سنا ہے اور یہ سب جھوٹ ہے۔ اے ام ایوب! کیا تم ایسا فعل کر سکتی ہو۔ ام ایوب نے کہا خدا کی قسم! میں ایسے فعل کی مرتکب نہیں ہو سکتی تو ابو ایوب نے کہا پھر عائشہ تم سے کہیں زیادہ افضل اور بہتر ہے۔ وہ کب ایسے فعل کی مرتکب ہو سکتی ہے۔

سوال: حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے والا کون تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے والا رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبَی بن سَلُول تھا۔

سوال: جب صحابہؓ نے خادمہ سے حضرت عائشہؓ کے اخلاق کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس نے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک نے اس خادمہ کو ڈانٹا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے سچ بیان کرو یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس بارے میں اسے کرید کرید کر پوچھا۔ وہ کہنے لگی کہ اللہ ہی کی ذات پاک ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں نہیں جانتی مگر جتنا سنار خالص کندن سونے کے بارے میں جانتا ہے۔ میں نے تو ان کو ہمیشہ اچھا ہی پایا ہے۔

سوال: واقعۂ افک کے حوالے سے وحی کے نزول کے بعد پہلی بات جو آپؐ نے حضرت عائشہ سے کہی وہ کیا تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: واقعۂ افک کے حوالے سے وحی کے نزول کے بعد پہلی بات جو آپؐ نے کہی وہ یہی تھی کہ اے عائشہ! اللہ نے تجھے بَری کر دیا ہے۔

سوال: حضور انور نے بنگلہ دیش، پاکستان، اور فلسطین کے احمدیوں کے لئے کیا دعا کی تحریک فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج پھر میں دعا کی طرف یاددہانی کروانا چاہتا ہوں۔ بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات بھی جلد بہتر فرمائے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات بھی بہتر فرمائے۔ فلسطین کے مظلوموں کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر بھی رحم فرمائے۔ مسلمان ممالک کے لیے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیڈروں کو عقل دے اور وہ عوام کے حق ادا کرنے والے بنیں۔ ظلم کرنے والے نہ بنیں کیونکہ ان کے ظلم کی وجہ سے ہی دشمنوں کو بھی جرأت پیدا ہوتی ہے کہ مسلمانوں پر ظلم کرتے چلے جائیں کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ یہ خود حق ادا نہیں کر رہے تو ہمارے سے کس طرح حق مانگ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلم اُمّہ پر رحم فرمائے۔

❁ ❁ ❁

ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں کہ جس شخص کی بیعت میں ہم شامل ہوئے وہ خدا کی طرف سے ہے اور آنحضرت ﷺ کا اس کی جماعت سے جڑا رہنے کا ارشاد ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21 اپریل 2006 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے آسٹریلیا کے دورہ کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو تین دن تک میرا آسٹریلیا کا دورہ انشاء اللہ اختتام کو پہنچنے والا ہے۔ اس دورے میں جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شمولیت اور خطابات کی توفیق ملی، وہاں جماعت کے تقریباً تمام افراد سے انفرادی ملاقاتیں بھی ہوئیں اور دوسرے پروگرام بھی ہوئے۔ اس براہ راست رابطے سے بہت کچھ دیکھنے، سمجھنے اور سننے کا موقع ملا۔ عمومی طور پر جماعت آسٹریلیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا میں کسی جماعت سے بھی پیچھے نہیں ہے۔ تاہم بعض کمیاں بھی ہوتی ہیں جن پر نظر رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ ان کمزوریوں اور خامیوں کو دور کیا جائے۔ کیونکہ ہمارے معیار اور ہماری نظر تو ہمیشہ اونچی رہتی ہے اور قدم ترقی کی طرف بڑھنے چاہئیں اور اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے جو معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیعت کرنے والوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔

سوال: آسٹریلیا میں احمدیوں کی بہت بڑی اکثریت کن لوگوں کی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہاں کے احمدیوں کی ایک بہت بڑی اکثریت پاکستان سے تعلق رکھنے والوں کی ہے جو کہ مختلف وقتوں میں یہاں آتے رہے۔

سوال: حضور انور نے نوجوان اور غیر پاکستانی احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: لیکن نوجوانوں اور غیر پاکستانی احمدیوں سے جو یہاں رہتے ہیں ان سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ نے بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کی ہے۔ آپ نے مسیح و مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مانا ہے، نہ کہ کسی اور کو۔ اس لئے آپ کے سامنے جو نمونے ہونے چاہئیں، آپ کے سامنے ہر وقت جو تعلیم ہونی چاہئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی تعلیم ہونی چاہئے اور آپؑ کے نمونے ہونے چاہئیں۔ آپ نے یہ نہیں دیکھنا کہ فلاں بڑے یا فلاں پاکستانی احمدی کے نمونے کیا ہیں بلکہ آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کیا توقعات وابستہ فرمائی ہیں۔ ورنہ یاد رکھیں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہنا کہ تمہیں اس لئے معاف کیا جاتا ہے کہ تم فلاں شخص کی وجہ سے ٹھوکر کھا گئے تھے۔ ہر ایک نے اپنا حساب دینا ہے۔ اس لئے یہ نہ دیکھیں کہ فلاں احمدی یا فلاں عہدیدار کیا کرتا ہے۔ یہ دیکھیں اور ہمیشہ اپنے

پیش نظر رکھیں کہ جس شخص کی بیعت میں ہم شامل ہوئے وہ خدا کی طرف سے ہے اور آنحضرت ﷺ کا اس کی جماعت سے جڑا رہنے کا ارشاد ہے۔ اللہ کے خلیفہ سے جو مسیح و مہدی ہے آنحضرت ﷺ کا اس سے تعلق جوڑنے کا ارشاد ہے۔ پس ہر احمدی چاہے وہ پاکستان کا رہنے والا ہے یعنی پاکستان سے یہاں آکر آباد ہوا ہے یا کسی دوسرے ملک سے۔ نوجوان ہے یا بوڑھا ہے، مرد ہے یا عورت ہے کہ اپنے اعمال کا وہ خود ذمہ دار ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ آپ فرماتے ہیں: اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کیلئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو، اپنے دلوں کو پاک کرو، اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور اس پُرآشوب زمانے کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔

سوال: کب نفس امارہ خدا تعالیٰ کے نزدیک لوامہ ہو جاتا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: مَیں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان نفس امارہ کے پنجے میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی تدبیروں میں لگا ہوا ہوتا ہے تو اس کا نفس امّارہ خدا تعالیٰ کے نزدیک لوّامہ ہو جاتا ہے۔ اور ایسی قابل قدر تبدیلی پالیتا ہے کہ یا تو وہ امارہ تھا جو لعنت کے قابل تھا............ یا اب جس کو یہ شرف حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس کی قسم کھاتا ہے۔

سوال: نفس امارہ اور لوامہ کیا ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ امارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا۔ جذبات پھر بے قابو ہو جاتے ہیں، جلدی غصے میں آجاتا ہے اور برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اندازے سے نکل جاتا ہے اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ شیطان کے پنجے میں گویا گرفتار ہوتا ہے اور اس کی طرف بہت جھکتا ہے۔ لیکن لوّامہ کی حالت میں اپنی خطا کاریوں پر نادم ہوتا ہے اور شرمسار ہو کر خدا کی طرف جھکتا ہے۔ مگر اس حالت میں بھی ایک جنگ رہتی ہے کبھی شیطان کی طرف جھکتا ہے اور کبھی رحمن کی طرف۔ پس اگر ہم اللہ سے رحم مانگتے ہوئے رحمن کی طرف جھکنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو ایک وقت ایسا آئے گا جس میں ایک نفس کی تیسری قسم بھی ہے جسے نفس مطمئنہ کہتے ہیں وہ حاصل ہوگی۔ کہ جو کام بھی کرنا ہے اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرنا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ دل کا اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ دل کو چین اور سکون ملتا ہے۔

سوال: اگر کوئی ہمیں برا بھلا کہے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی کو برا بھلا کہہ دیا تو جس کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے وہ اس قدر غصے میں آجاتا ہے کہ مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح اس نے ساری زندگی برائی کی نہ ہو۔ فرمایا کہ اگر ہر کوئی اپنی برائیوں پر نظر رکھے تو کسی کے کچھ کہنے پر کبھی غصے میں نہ آئے اور صبر اور برداشت سے کام لے اور جب ہر کوئی صبر اور برداشت سے کام لے گا تو بہت سے چھوٹے چھوٹے مسائل اور گلے شکوے پیدا ہی نہیں ہوں گے یا پیدا ہوتے ہی ختم ہو جائیں گے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن لوگوں کی ایمانی حالت کے خطرہ کے متعلق فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلیٰ اخلاق کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ نے یہاں تک اپنے اخلاق دکھائے ہیں کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے، منافق کا جنازہ پڑھ دیا ہے بلکہ اپنا مبارک کرتہ بھی دے دیا ہے اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں۔ اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کرسکتا جس کو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے۔ پھر وہ شخص کیسا بے وقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے۔

❁❁❁

”دردلم جوشد ثنائے سرورے“

(تنویر احمد ناصر قادیان)

دل میں ہے جوشِ ثنائے سرورِ عالی تبار — حسن وخوبی لطف واحساں میں ہے جو یکتا ندار
وہ کہ جس کی جان محبوبِ ازل پر ہے نثار — وہ کہ جس کی روح کو حاصل ہے وصلِ کردگار
جو عنایاتِ خداوندی کے سائے میں پلا — جو ہر اِک لمحہ خدا کی گود میں پل کر بڑھا
وہ کہ جس کی نیکی وتقویٰ ہے اِک بحرِ عظیم — وہ کہ اپنے حسن وخوبی میں ہے اِک دُرِّ یتیم
وہ سخاوت اور بخشش میں ہے اِک ابر بہار — وہ کہ جو فیض وعطا میں بھی ہے اِک روشن منار
وہ مجسم رحم ہے ، ہے رحمتِ حق کا نشاں — وہ سخی فیضِ خداوندی کا بحرِ بیکراں
اُس رخِ روشن مبارک کے بس اِک دیدار سے — جس قدر بدشکل تھے وہ خوبصورت ہو گئے
اُس کے روشن دل نے ہر اِک دل منور کر دیا — سینکڑوں تیرہ دلوں کو ماہ و اختر کر دیا
اُس نے جب دنیا پہ رکھا اپنا بابرکت قدم — رحمتِ باری کا پھر نازل ہوا ابرِ کرم
احمد آخر زماں کے نور سے لیکر جِلا — ہر دلِ مُردہ مثیلِ نیّرِ تاباں ہوا
اُس کو حاصل ہے بنی آدم سے برتر اِک جمال — لعل وگوہر سے بھی روشن اُسکو حاصل ہے جلال
اُسکے لب سے علم وحکمت کا ہے اِک چشمہ رواں — اُس کے دل میں معرفت کا ایک کوثر ہے نہاں
عاشقِ صدق و سداد و راستی ہے وہ امیں — دشمنِ شرّ و فساد و کذب ہے وہ مہ جبیں
وہ مہربانی جو اُس نے کی خدا کی خَلق پر — وہ کسی کو اپنی ماں میں بھی نہ آئے گی نظر
ناتوانوں کا ہوا رحم وکرم سے دوست دار — نااُمیدوں کا بھی شفقت سے ہوا وہ غمگسار
اُس کا چہرہ ماہ واختر سے بھی ہے زیادہ حسیں — مُشک وعنبر اُس کی رہ کی خاک سے بڑھ کر نہیں
اُس کے نفس پاک پر ہیں ختم ساری خوبیاں — ختم ہو جاتے ہیں اِس سے انبیا سب بے گماں
وہ ہے ہر ملک وزماں کے واسطے اِک آفتاب — رہبرِ ہر اسود و احمر ہے وہ عالی جناب
مجھ کو اُڑنے کے لیے گر بال و پر ہوتے عطا — اُس کے کوچے کی طرف پرواز کرتا بے خطا

......☆......☆......☆......

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

اتنی رقم جمع ہو جائے کہ میں ایک دفعہ عید کے موقع پر قربانی کر کے اُس کا کچھ گوشت خدا کی راہ میں تقسیم کر دوں اور کچھ گوشت اپنے دوستوں کو تحفۃً پیش کروں، وہ اگر سال بھر کی محنت اور تگ و دو کے بعد ایک معمولی سی بکری یا چھوٹی سی دُنبی قربان کرتا ہے تو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ اس کی معمولی سی بکری یا چھوٹی سی دُنبی کو رّد کر دیگا۔ اور اس امیر کے موٹے تازے دُنبوں کو قبول کر لے گا۔ اگر خدا تعالیٰ انسانی عمل پر فیصلہ کرتا تو یقیناً اُس امیر کے موٹے تازے دُنبے قبول کر لئے جاتے اور اس غریب کی معمولی سی بکری یا چھوٹی سی دُنبی رّد کر دی جاتی مگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ انسانی اعمال پر نہیں ہوگا بلکہ وہ فرماتا ہے يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ خدا تعالیٰ کے حضور قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارے دلی جذبات اُس تک پہنچتے ہیں۔ یعنی اُن کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر اُس کے پاس گوشت اور خون پہنچا کرتا تو وہ اچھا گوشت پسند کر لیتا اور وہ اُن قربانیوں کو قبول کر لیتا جن میں بہت زیادہ خون بہایا گیا ہو۔ مگر وہ فرماتا ہے ہمارے پاس ان چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں پہنچتی ۔ ہمارے پاس تو قربانی کے پیچھے جو نیّت ہوتی ہے وہ پہنچا کرتی ہے۔ اگر ایک چھوٹی سی دُنبی ذبح کرنے والے کی نیت بہت اعلیٰ تھی اور دو سو بڑے بڑے دُنبے ذبح کرنے والے کی نیت ایسی اعلیٰ نہیں تھی تو قیامت کے دن جس نے دو سو دُنبے ذبح کئے ہونگے اگر اُس کے ساتھ اعلیٰ اخلاص نہ ہوگا تو اُس کے ساتھ دو سو دُنبے نہیں ہونگے بلکہ ایک مریل سی دُنبی ہوگی۔ اور جس نے ایک چھوٹی سی دُنبی ذبح کی تھی اگر اُس نے اعلیٰ اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ قربانی کی تھی تو قیامت کے دن اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی دُنبی نہیں ہوگی بلکہ ہزارہا موٹے تازے دُنبے ہونگے کیونکہ اُس جہان میں سب کی سب چیزیں نیّت کے تابع ہو جاتی ہیں۔ یہ تو روحانی نقطۂ نگاہ سے قربانیوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مادی لحاظ سے غور کرو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر اشیاء دنیا میں پیدا کی ہیں اُن میں سے ہر ایک کا ایک چھلکا ہوتا ہے اور ایک مغز ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی مغز ایسا نہیں جو بغیر چھلکے کے ہو اور کوئی چھلکا ایسا نہیں جس کے اندر مغز نہ ہو۔ یہی کیفیت روحانی اعمال کی بھی ہے۔ مثلاً نماز میں قیام اور قعود اور رکوع اور سجود ایک چھلکا ہیں لیکن وہ رُوحانی اثر جو اس قیام وقعود اور رکوع وسجود کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے وہ مغز ہے۔ قربانیوں میں بھی کسی جانور کو ذبح کرنا ایک قشر ہے لیکن وہ اخلاص جو اس قربانی کے پیچھے کام کر رہا ہوتا ہے وہ مغز ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون خدا تک نہیں پہنچتے بلکہ تمہارا تقویٰ خدا تک پہنچتا ہے۔ ممکن ہے کوئی شخص کہے کہ اگر تقویٰ ہی کی ضرورت تھی تو پھر جانور کیوں قربان کروائے جاتے ہیں۔ اس کا ایک جواب تو یہی ہے کہ ہر مغز اپنے ساتھ قشر بھی رکھتا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ قشر بے فائدہ چیز نہیں بلکہ غرباء کے کام آنے والی چیز ہے چونکہ غرباء عام طور پر اس مقوی خوراک سے محروم رہتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک صدقہ اس قسم کا بھی جاری کر دیا جس میں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے تاکہ غرباء کے دل بھی نہ ترستے رہیں اور وہ اس مقوی غذا سے اپنی مالی تنگی کی وجہ سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں پر تم کو اس لئے ملکیت بخشی ہے تاکہ تم خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ان پر خدا تعالیٰ کا نام لیتے رہو اور غریبوں کی پرورش کرتے رہو اور یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کریں انکو بڑے بڑے انعام ملتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 58، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

کسی بھی قوم یا مذہب کی ترقی اور بھلائی کے لئے یہ بات سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ اس کے نوجوان اعلیٰ اخلاق کے حامل ہوں اور تعلیم یافتہ ہوں

آپ کو ہر وقت موجودہ ڈیجیٹل زمانے کے ناقابل تردید خطرات سے چوکنا رہنا چاہیے جو ہر طرف بے حیائی پھیلا رہا ہے۔ تاہم ان چیلنجوں کا مقابلہ خوف سے نہیں، بلکہ تقویٰ کی ڈھال، سچی راستبازی سے کرنا چاہیے

بحیثیت وقف نو آج کے علمی میدان جنگ میں آپ کی تعلیم آپ کا ہتھیار ہے اس لیے اپنے منتخب شعبہ جات میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں، کیونکہ اپنی کامیابیوں سے آپ عزت حاصل کریں گے اور اسلام احمدیت کے پُرامن پیغام کے سفیر بنیں گے

جماعت احمدیہ ملائیشیا کے دوسرے نیشنل سالانہ اجتماع وقفِ نو منعقدہ 2024ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کو اپنے نیشنل وقفِ نو کے اجتماع میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ نے جو بھی مثبت اور فائدہ مند چیزیں سیکھی ہیں وہ آپ کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائیں۔

کسی بھی قوم یا مذہب کی ترقی اور بھلائی کے لیے یہ بات سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ اس کے نوجوان اعلیٰ اخلاق کے حامل ہوں اور تعلیم یافتہ ہوں۔ تاہم آج کی دنیا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی طرح، اخلاقی الجھنوں اور روحانی تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ایسے میں یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ امن اور راستبازی کی راہ کو روشن کرنے کے لیے آپ روشنی کی کرن ثابت ہوں۔

یاد رکھیں، آپ ایک مقدس عہد کے وارث ہیں، ایک ایسی زندگی جو اسلام احمدیت کی خدمت کے لیے وقف ہے۔ یہ عہد محض الفاظ کا متقاضی نہیں بلکہ یہ آپ سے اپنے عمل، ثابت قدمی، اور زندگی کے ہر پہلو میں اسلام کی حقیقی روح کو ظاہر کرنے کے لیے غیر متزلزل عزم کا تقاضا کرتا ہے۔

قرآن پاک آپ کا لائحہ عمل ہونا چاہیے جو زندگی کی مشکلات میں آپ کی راہنمائی کرتا ہے۔ اس خدائی حکمت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشن تحریروں اور خلیفہ وقت کے ساتھ گہرے تعلق کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

آپ کو ہر وقت موجودہ ڈیجیٹل زمانے کے ناقابل تردید خطرات سے چوکنا رہنا چاہیے جو ہر طرف بے حیائی پھیلا رہا ہے۔ تاہم ان چیلنجوں کا مقابلہ خوف سے نہیں، بلکہ تقویٰ کی ڈھال، سچی راستبازی سے کرنا چاہیے۔ جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن نے غیر متزلزل ایمان اور جرأت کا مظاہرہ کیا، اسی طرح آپ کو بھی اپنے عقائد پر ثابت قدم رہنا چاہیے، اپنے اسلامی تشخص کو فخر کے ساتھ ظاہر کرنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

بحیثیت وقف نو آج کے علمی میدان جنگ میں آپ کی تعلیم آپ کا ہتھیار ہے۔ اس لیے اپنے منتخب شعبہ جات میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں، کیونکہ اپنی کامیابیوں سے آپ عزت حاصل کریں گے اور اسلام احمدیت کے پُرامن پیغام کے سفیر بنیں گے۔

بھائی چارے اور باہمی تعاون کے جذبے کو جماعت کے باہمی تعامل کا بنیادی ستون بنائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانیوں کو یاد رکھیں۔ ان میں مرد اور خواتین دونوں نے اپنی زندگیاں اسلام کے پرچم کو سربلند کرنے کے لیے وقف کر دیں۔ ان کا غیر متزلزل ایمان اور لگن آپ کو روحانی بلندیوں کے لیے جدوجہد کرنے اور معاشرے کی اخلاقی اصلاح میں اپنا حصہ ڈالنے کا باعث بنے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ یہ اجتماع آپ کی روحانی نشوونما کے لیے ایک راہنما کے طور پر کام کرے، آپ کے دلوں کو نئے جوش اور عزم کے ساتھ جوش و جذبے سے ہمکنار کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، آپ کو ملائیشیا اور اس سے باہر احمدیت کے روشن مینار بننے کی طاقت اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 19 جولائی 2024)

......☆......☆......☆......

129 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2024ء کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شامل ہو کر اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سالانہ اجتماعات ذیلی تنظیمات 2024ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 25، 26، 27 اکتوبر 2024ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

گمانِ بد شیاطیں کا ہے پیشہ ۞ نہ اہلِ عِفّت و دیں کا ہے پیشہ

تمہارے دِل میں شیطاں دے ہے بچے ۞ اسی سے ہیں تمہارے کام کچے

طالب دعا: محمد نوراللہ شریف صاحب مرحوم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اگر دِل میں تمہارے شر نہیں ہے ۞ تو پھر کیوں ظنِّ بد سے ڈر نہیں ہے

کوئی جو ظنِّ بد رکھتا ہے عادت ۞ بدی سے خود وہ رکھتا ہے اِرادت

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

بقیہ آن لائن ملاقات از صفحہ نمبر 2

ترغیب دلا سکتے ہیں کہ وہ یہیں رہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم کسی کو مجبور نہیں کر سکتے۔ ہم کہہ ہی سکتے ہیں۔ ان کو کہا کرو کہ دیکھو یہاں باقی یورپ کے مقابلے میں تمہارے benefits کم ہیں لیکن تم پاکستان اس لیے چھوڑ کر آئے تھے کہ وہاں تمہارے اوپر جماعتی سختیاں تھیں۔ تمہارے حالات وہاں ایسے نہیں تھے کہ تم بڑی لیوش (lavish) زندگی گزار رہے تھے۔ جب تم اپنا ملک چھوڑ کر یہاں اس لیے آئے ہو کہ تمہیں مذہب کی آزادی مل جائے تو مذہب کی آزادی یہاں اٹلی میں بھی ہے اور جماعتی مفاد اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تم اس ملک میں رہو تا کہ یہاں جماعت بڑھے۔ تم یہاں تبلیغ کرو اور زیادہ سے زیادہ Italian لوگوں کو احمدی مسلمان بناؤ۔ پھر جب جماعت بڑھے گی اور ہمارے اچھے نمونے قائم ہوں گے تو لوگوں کو ہماری طرف توجہ پیدا ہوگی۔ بجائے اس کے کہ صرف دنیا کمانے کے لیے دوسرے ملکوں میں چلے جاؤ۔ صرف اٹلی میں نہیں بلکہ سپین میں بھی اس طرح ہی ہوتا ہے۔ سپین بھی یورپ کے غریب ملکوں میں سے ہے۔ وہاں بھی لوگ کچھ عرصے کے بعد جب رہائش اختیار کرنے کے پیپر مل جائیں تو وہاں سے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو بھی میں یہی کہتا ہوں۔ یا پھر ان کو کہا کرو کہ تم نے اگر جانا ہے تو جماعت کی خاطر تم یہاں آئے تھے تو یہ عہد کرو کہ پانچ بیعتیں کرا لو پھر تم یورپ میں چلے جاؤ۔ اس سے کم از کم جماعت کی تعداد تو بڑھے گی۔ ان کی یہاں کچھ تو contribution ہوگی۔ ہم توجہ ہی دلا سکتے ہیں، کہہ ہی سکتے ہیں، کسی کو مجبور تو کر نہیں سکتے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ جس طرح ہم حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اسی طرح ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے لیے کس طرح دعا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ غیر احمدی درود بھیجتے ہیں، سلام بھیجتے ہیں وہ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ پر، آنحضرت ﷺ کے صحابہ پر اور مسلمانوں پر بھی درود بھیج دیتے ہیں۔ بعض خطوں میں ہم بھی لکھتے ہیں: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود۔ اب بیچ میں مسیح موعود بھی شامل ہو گئے۔ جب درود اور سلام بھیجتے ہیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ تو آل محمد میں کون ہیں؟ اس وقت سب سے زیادہ آل محمد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل ہیں۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ میرے اہل میں سے ہے۔ ان کی نسل میں سے جو مسیح موعود نے آنا تھا وہ سب سے زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اہل میں سے ہو اور درجہ بدرجہ جب آپ پیچھے جاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلفاء کو بھی شامل کریں، پھر اولیاء کو بھی شامل کریں، نیک لوگوں کو بھی شامل کریں، پھر ساری امت کو شامل کریں تو درود میں وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ میں سارے مسلمان شامل ہو گئے۔ اگر ہم نیک نیتی سے درود پڑھیں، غور سے پڑھیں، سوچ سمجھ کر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے بھیک مانگیں کہ وہ دعا قبول کر لے۔ اگر ہر مسلمان اس طرح پڑھ رہا ہو تو سارے مسلمانوں کی اصلاح بھی ہو سکتی ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ سورۃ البقرہ کی آیت 26 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنین جنت میں اپنے جیون ساتھیوں کے ساتھ اکٹھے کیے جائیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آیا اس سے مراد ان کے دنیوی جیون ساتھی ہیں یا پھر وہاں ان کے اور قسم کے جیون ساتھی ہوں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جوڑوں کا ذکر فرمایا ہے جو مرد و زن دونوں ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ جنت میں کیسے جوڑے بنائے گا۔ اگر کوئی نیک اعمال بجالا رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کی بجا آوری کر رہا ہے، وہ اس کی اسی طرح عبادت کرتا ہے جیسے کرنی چاہیے، وہ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھتا ہے، اچھے اخلاق کا مالک ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ خواہ مرد ہو یا عورت انہیں چاہیے کہ ان کا شریک حیات بھی نیک اعمال بجالائے تا کہ جب وہ وفات پائیں تو دونوں جنت میں داخل ہوں۔ اگر کوئی نیک اعمال بجالا رہا ہے تاہم اس کی بیوی نیک اعمال نہیں بجا لا رہی تو عین ممکن ہے کہ وہ دوزخ میں جائے اور اگر بیوی نیک اعمال بجالا رہی ہے جبکہ خاوند نیک اعمال نہیں بجالا رہا تو اس کے برعکس ہوگا۔ اگر دونوں نیک اعمال بجالا رہے ہیں تو دونوں جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ اگر وہ نیک اعمال نہیں بجالا رہے تو وہ جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ تب اللہ تعالیٰ اور جوڑے بنا دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد و یگانہ ہے اور اس نے ہر چیز کے جوڑے بنائے ہیں۔ یہاں تک کہ جنت میں بھی اس نے آپ کے لیے جوڑے بنائے ہیں۔ سو اگر میاں بیوی دونوں کو اس دنیا میں ایک دوسرے سے پیار ہے تو آخرت میں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ دونوں نیک اعمال بجالائیں تا کہ وہ وہاں جنت میں بھی اکٹھے رہیں۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الاعراف کی آیت ۵۵ میں یہ کیوں فرماتا ہے کہ اس نے دنیا کو چھ دنوں میں بنایا ہے جبکہ حقیقت میں دنیا لاکھوں سالوں میں بنی ہے؟

اس پر حضور انور نے اس خادم سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ نے قرآن کریم کی دیگر آیات بھی پڑھی ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دن پچاس ہزار سالوں کے برابر ہے؟ اس پر اس خادم نے نفی میں جواب دیا کہ مجھے ایسی کوئی آیت یاد نہیں آ رہی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ میرا ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا ہو سکتا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے دن کی طوالت کو محدود نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کا ایک دن اس دنیا کے ایک دن کے برابر نہیں ہوتا اور دن تو تب شروع ہوتا ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ دنیا بنا رہا تھا تب سورج، چاند اور باقی سب سیارے بھی اسی تخلیقی دور سے گزر رہے تھے۔ ہم یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے سورج کو دنیا سے پہلے بنا دیا ہو۔ یہاں چھ دنوں سے ایک عرصہ مراد ہے۔ ہماری تفاسیر میں اور بعض دیگر تفاسیر میں بھی یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دن سے مراد ایک عرصہ ہوتا ہے۔ وہ خواہ پچاس ہزار سال کا عرصہ ہو یا ایک ہزار سال کا یا سترہ ارب سال کا۔ پس اگر آپ ان سب آیات کی تطبیق کریں گے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔ پہلے آپ کو یہ سمجھنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا دن ایک معمولی دن کی طرح نہیں ہوتا۔ دوسرا یہ کہ یہاں پر ایک عرصہ مراد ہے نہ کہ وہ دن جس کا آغاز سورج کے طلوع ہونے سے ہوتا ہے۔ پس یہ ایسا دن نہیں ہے جیسا دنیا پر ہوتا ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ آجکل دنیا میں حالات کافی خراب ہو رہے ہیں اور مہنگائی کی وجہ سے گھروں میں لڑائیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ایسے موقع پر ایک احمدی کا کیا ردّ عمل ہونا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قناعت پیدا کرو۔ حالات اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں۔ آمدنیاں کم بھی ہو جاتی ہیں زیادہ بھی ہوتی ہیں۔ گھروں میں خاوندوں اور بیویوں دونوں کو سمجھنا چاہیے کہ حالات کے مطابق ہم نے اپنے آپ کو adjust کرنا ہے۔ آج اگر اچھے حالات ہیں تو کل کو خراب ہو سکتے ہیں۔ آج اگر خراب ہیں تو کل کو اچھے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لیے اگر قناعت پیدا ہو، اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہو اور تھوڑے میں گزارہ کرنے کی عادت ہو تو پھر نہ لڑائیاں ہوں گی نہ جھگڑے ہوں گے۔ اگر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ پھر انعامات سے بھی نوازتا رہے گا۔ جب دنیا داری بہت زیادہ آ جاتی ہے تو اپنے preferences کو بدل دو۔ جو صبر کرنے والی قومیں ہیں وہ صبر بھی کرتی ہیں اور نہیں جھگڑتیں۔

اب گھانا میں مَیں رہا ہوں۔ جس زمانے میں مَیں وہاں تھا تو اکنامک حالات بڑے برے تھے۔ بعضوں کو بریڈ (bread) بھی نہیں ملتی تھی۔ ایک ڈبل روٹی لینے کے لیے لائن میں لگنا پڑتا تھا۔ ایک وین ڈبل روٹی تقسیم کرنے آتی تھی اور شام کو بعض دفعہ یہ ہوتا تھا کہ سارا دن کی لائن لگنے کے بعد آدھے لوگوں کو بریڈ ملتی تھی، آدھے لوگوں کو نہیں ملتی تھی لیکن کوئی جھگڑتا نہیں تھا۔ آرام سے گھر چلے جاتے تھے۔ پھر جو تھوڑا بہت مل گیا، کسی نے corn کھا لی، کسی نے peanut کھا لیا، یام (yam)، کساوا (cassava) کھا لیا یا کوئی اور چیز کھا لی۔ اس طرح جو بھی چیزیں وہاں available ہیں ان سے پیٹ بھر لیا۔ نہ بھی پیٹ بھرا تو کم از کم پانی پی کر گزارہ کر لیا۔ یہ قناعت ہے۔ آہستہ آہستہ پھر اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بعد میں حالات بہتر بھی ہو گئے۔ ایک احمدی مسلمان کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پہ اتنا عرصہ فضل فرمایا کہ ہم اچھے حالات میں رہے اور جو چاہتے تھے ہم لے لیتے تھے، سستی چیزیں مل جاتی تھیں۔ اب ذرا مہنگائی ہو گئی ہے تو بعض چیزیں جو غیر ضروری ہیں ان کو ہم کم کر دیں اور جو ضروری چیزیں ہیں ان کو اختیار کریں بجائے اس کے کہ جھگڑیں۔ جھگڑنے سے کیا فائدہ ہو گا؟ جھگڑنے سے یہی ہوگا کہ میاں بیوی لڑ پڑیں گے اور بچے تماشا دیکھیں گے کہ میرے اماں ابا لڑ رہے ہیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد یہ ہوگا کہ ماں کہے گی کہ میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی، میں خلع لے رہی ہوں۔ باپ کہے گا تم نہیں رہ سکتی تو چلی جاؤ، میرے سے طلاق لے لو۔ میں طلاق دے دیتا ہوں۔ اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ گھر برباد ہوں گے، بچوں پہ برا اثر پڑے گا۔ اس لیے صبر اور حوصلے سے کام لینا چاہیے۔ اپنی ناجائز ضروریات کو ختم کرنا چاہیے اور جو جائز ضروریات ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے گزارا کرنا چاہیے۔ ابھی بھی اللہ کا فضل ہے مہنگائی ہونے کے باوجود کھانا کھا لیتے ہو۔ پاکستان یا افریقہ کے بہت سارے ممالک میں ایسے لوگ ہیں جنہیں شام کو ایک وقت کی روٹی ملتی ہے۔ صبح دو لقمے کھا کر، پانی پی کر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

کبھی یہ بات کسی کمزور احمدی کے دل میں بھی نہیں آنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے کی گئی قربانی کو نوازتا نہیں، اللہ تعالیٰ کے خزانے لامحدود ہیں۔ اس کو ہمارے چند پیسوں کی ضرورت نہیں ہے، یہ قربانیاں جو اللہ تعالیٰ مانگتا ہے یہ تو وہ ہمیں مزید فضلوں کا وارث بنانے کیلئے موقع میسر فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 5/ جنوری 2024)

طالب دعا : بی. ایس. عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

چلے گئے اور شام کو آ کر کھانا کھایا۔ یا شام کی باسی بچی ہوئی روٹی ہوئی تو صبح کھالی۔ تم شکر کرو کہ یہاں کھانے کو مل جاتا ہے۔ قناعت پیدا کرو۔

ایک سوال ہوا کہ اگر کسی بچے کو پیدائش سے قبل وقف نو کی تحریک میں شامل نہ کیا جائے تو کیا بعد میں اسے شامل کیا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہ بعد میں اپنی زندگی وقف کر سکتے ہیں۔ ان کو وقف کرنے سے کس نے روکا ہے؟ وقف نو کی تحریک سے پہلے بھی لوگ زندگیاں وقف کرتے تھے۔ جب میں پیدا ہوا تھا تو وقف نو کی تحریک میں شامل نہیں ہوا تھا۔ میں نے بعد میں اپنی زندگی وقف کی۔ بعض والدین جن کے بچے وقف نو کی تحریک میں شامل نہیں بعد میں ’’وقف اولاد‘‘ کے تحت اپنے بچوں کی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ ایسے والدین کو اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرنی چاہیے کہ جب وہ بڑے ہوں تو خود اپنے آپ کو وقف کے لیے پیش کریں۔

اگر آپ وقف کرنا چاہتے ہو تو اچھا کردار ہونا چاہیے، نیک اعمال بجالانے چاہئیں، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہیے، اپنی پڑھائی میں اچھا ہونا چاہیے۔ پھر جب پڑھائی مکمل کرنے کے بعد کچھ حاصل کر لو تو پھر وقف کر سکتے ہو۔ یا پھر secondary school مکمل کرنے کے بعد اگر جامعہ احمدیہ میں پڑھنا چاہتے ہو تو جامعہ میں داخلہ لے لو۔ جو واقفین نو نہیں بھی ہیں وہ بھی جامعہ جاسکتے ہیں۔

ایک سوال کیا گیا کہ اگر سکول میں کسی کا کوئی برا استاد ہو یا اگر دیگر ساتھی bully کرتے ہوں تو ان کے شر سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ برا استاد کیوں ملے گا؟ یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی racist ہو جو تمہیں تمہارے ایشین ہونے کی وجہ سے کہے کہ تم کیوں ہم سفید فام لوگوں کے پاس آئے ہو۔ اگر کوئی استاد ایک یا دو مرتبہ ایسا کہے تو اسے نظر انداز کرو لیکن اگر بار بار ایسا ہو تو اپنے head teacher کو بتاؤ۔

ایک سوال ہوا کہ کیا حضور انور کو بذریعہ ای میل خط بھیجا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اپنے خط یا تو ڈاک کے ذریعہ بھیجو یا پھر فیکس کرو۔ آج کل جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی فیکس مشین استعمال نہیں کرتا بلکہ ای میل پر زیادہ زور ہوتا ہے۔ اپنے لیے زیادہ آسانیاں نہ بناؤ۔ اگر خط لکھ کر دعا کی درخواست کرنا چاہتے ہو تو اس کے لیے کچھ تگ و دو بھی کرو۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے کون سی دعا کثرت سے کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت ساری دعائیں ہیں۔ جماعت کی ترقی کی دعائیں تو کثرت سے ہونی چاہئیں۔ درود پڑھیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، ذکر الٰہی کریں۔ مختلف دنوں میں مختلف موقعوں پر مختلف دعائیں یاد آجاتی ہیں۔ اس دن پھر آدمی وہی پڑھتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ خود تحریک پیدا کر دیتا ہے کہ یہ دعا کرو یا زبان پر بعض دعائیں جاری ہو جاتی ہیں۔ بہرحال بنیادی طور پر یہی ہے کہ جماعت کی ترقی کے لیے دعائیں کرنی چاہئیں۔

اصول یہی ہے کہ پہلے آپ اپنے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مضبوط ایمان دے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق دے، جماعت سے attach رکھے، اپنی بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق دے۔ پھر اپنے گھر والوں کے لیے، اپنے بچوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی دین سے جوڑے رکھے، وہ ہمیشہ دین کے خادم بنے رہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفا سے تعلق رکھنے والے ہوں، جماعت سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ پھر اپنے معاشی حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ پھر دنیا کی بہتری کے لیے بھی دعا کریں۔ اس طرح سجدوں میں دعا کرو گے تو پھر آہستہ آہستہ نمازیں ویسے ہی لمبی ہو جائیں گی۔ پھر آپ کو نمازیں پڑھنے کا مزہ بھی آئے گا۔ جو سٹوڈنٹ ہیں وہ اپنی پڑھائی کے لیے دعا کریں۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ ہم ایک دن میں پانچ نمازیں کیوں پڑھتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہم پہ احسان کیے ہوئے ہیں ان کا ہمیں شکرگزار ہونا چاہیے۔ اپنی رحمانیت سے جو چیزیں ہمیں دی ہوئی ہیں۔ وہ ہمارا رب العالمین بھی ہے۔ ہمارے پیدا ہونے سے پہلے اس نے ہمارے لیے بہت ساری چیزیں پیدا کر دیں۔ اس کا شکرگزار ہونے کے لیے ہمیں نمازیں پڑھنی چاہئیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں نمازوں کے پانچ وقت بتا دیئے۔ فجر کی نماز یہ ہے کہ جب تم سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو، نماز پڑھو اور اس کی عبادت کرو۔ پھر ظہر کی نماز کے وقت جب سورج ڈھلنے لگتا ہے اس وقت نماز پڑھو، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے دن کا پہلا حصہ ہمارے لیے اچھا گزار دیا۔ اب دن کا باقی حصہ بھی اچھا گزارے۔ پھر مزید سورج نیچے چلا جاتا ہے تو عصر کی نماز پڑھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دوپہر کا وقت ہمارے لیے اچھا گزار دیا، ہم تیرے شکرگزار ہیں۔ ہمارا آئندہ آنے والا وقت بھی اچھا گزار دے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھتے ہیں۔ اس میں کہو کہ اللہ تعالیٰ تُو نے ہمارا سارا دن اچھا گزار دیا اب سورج بھی ڈوب گیا ہے لیکن تیرے فضل کا سورج ہم پر کبھی نہ ڈوبے۔ تُو ہمارے سے اپنا رحم جاری رکھنا۔ پھر عشاء کی نماز کا وقت آ گیا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اب اندھیرا تو چھا گیا ہے لیکن ہم پر کبھی اندھیرا نہ چھائے۔ یہ رات ہمارے لیے بہترین رات ہو۔ اپنی حفاظت میں ہمیں لے لے اور اچھی طرح ہماری رات گزار دے اور صبح فجر ہو جائے تو پھر ہم تیرا شکر ادا کر سکیں۔ اس عمر میں تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ پانچ نمازیں ان وقتوں کو دیکھ کے پڑھو۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ حضور! ہم آپ کا پیار کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر لو تو سارے پیار تمہیں مل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جس طرح کہا ہے کہ میری عبادت کرو اس طرح نمازیں پڑھا کرو۔ پانچ نمازیں پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ کا پیار تمہیں مل جائے اور اللہ تعالیٰ تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیار اور محبت عطا فرمائے اور پھر مسیح موعود علیہ السلام کا اور پھر خلافت کا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو پھر اللہ تعالیٰ دے دے گا۔

ایک دس سالہ طفل نے سوال کیا کہ ہم سید طالع احمد شہید کی طرح کیسے بن سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نیک، اچھے اعمال کرو، جماعت کی خدمت کرو، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی کرو اور وقت پر نماز پڑھو۔

اس بچے کو حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تم پر نمازیں فرض ہو چکی ہیں اس لیے وقت پر نماز پڑھو، اچھے کام کرو، قرآن کریم کی تلاوت کرو، اس کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرو، اپنے والدین کی بات مانو، اچھی باتیں کرو، اپنے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اپنی پڑھائی میں اچھے بنو، خلافت اور جماعت کے ساتھ تعلق رکھو تو اچھے بچے بن جاؤ گے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ کیا وقف نو بچے صرف مربی بن سکتے ہیں یا کسی اور طرح بھی جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی اور مَیں نے بھی کئی سالوں سے خطبات دیئے ہیں جن میں ذکر ہے کہ واقفین نو بچے کونسے careers اختیار کر سکتے ہیں۔

تم مربی بن سکتے ہو، ڈاکٹر بن سکتے ہو، ٹیچر یا وکیل بن سکتے ہو۔ جو دل کرتا ہے بن جاؤ پھر جماعت جب چاہے گی تمہاری خدمات لے لے گی۔ لیکن بہتر ہوگا کہ جن کو اطالوی زبان آتی ہو وہ مربی بنیں تا کہ ہم اٹلی میں زیادہ لوگ تبلیغ کے لیے بھیج سکیں۔

اس ملاقات کا آخری سوال یہ کیا گیا کہ جو لڑکے جامعہ میں جاتے ہیں کیا وہ پورا قرآن کریم حفظ کرتے ہیں یا اس کے کچھ حصے زبانی یاد کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ چھوٹے بچے جامعہ نہیں جاتے۔ جامعہ میں secondary school کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جایا جاتا ہے جب ان کی عمر کچھ بڑی ہو جاتی ہے۔ تب ان کو کچھ سورتیں آنی چاہئیں۔ جو بچے قرآن کریم حفظ کرتے ہیں ان کی عمر 10 سے 12 سال ہوتی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے بتایا کہ مختلف ممالک بشمول یوکے میں جماعت نے مدرسۃ الحفظ قائم کئے ہیں جن میں بچے چند سالوں میں مکمل قرآن کریم حفظ کر لیتے ہیں۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ چلو پھر اللہ حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 16 دسمبر 2022)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آج کل یہ مالی جہاد ہی ہے جو نفس کے جہاد کا بھی ذریعہ بنتا ہے، انسان اپنی بہت سی خواہشات کو پس پشت ڈال کر دین کی ترقی کی خاطر قربانیاں دیتا ہے تو یہ نفس کا جہاد ہے

(خطبہ جمعہ 5/جنوری 2024)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

SK.KHALID AHMED
Mob.9861288807
M/S. H.M. GLASS HOUSE
Deals in : Glass, Fibres, Glas Channel & all type of feetings
CHHAPULIA BY-PASS, BHADRAK ODISHA- 756100
طالب دعا : شیخ خالد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 02؍جولائی 2024ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رائے محمد حیات صاحب مرحوم (جماعت اپسم یوکے)

27؍جون 2024ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی، نیک، دیندار بزرگ خاتون تھیں۔ بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے عقیدت اور محبت کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ ربوہ میں قیام کے دوران مقامی سطح پر سیکرٹری خدمت خلق کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور 2 بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحومہ مکرم منصور احمد ضیاء صاحب (مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی خوش دامن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ (جرمنی)

20؍فروری 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے چھ سال لوکل اور دو سال ریجنل صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ شعبہ ضیافت کی بھی دیرینہ کارکن تھیں۔ گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقع پر بطور ناظمہ خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، خوش اخلاق، ملنسار، پردہ کی پابند، دیندار اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ کا نظام جماعت سے اچھا تعلق تھا اور ایک فعال ممبر تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ ان کے بڑے بیٹے لوکل جماعت میں بطور سیکرٹری تربیت خدمت بجالا رہے ہیں جبکہ چھوٹے بیٹے جماعتی رفاہی ادارہ الانصرت میں کارکن ہیں۔ مرحومہ مکرم مولوی عبدالحق نور صاحب شہید کی پوتی اور مکرم بشیر احمد ریحان صاحب (صدر مجلس انصاراللہ جرمنی) کی چچازاد بہن تھیں۔

(2) مکرمہ بشریٰ بیگم شیخ جمن صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر الدین شیخ جمن صاحب (ماریشس)

27؍جنوری 2024ء کو 64 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، مہمان نواز، غریب پرور، قربانی کے جذبہ سے سرشار، خلافت سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ لازمی چندوں میں باقاعدہ اور مختلف مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مربیان اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتی تھیں۔ لوکل سطح پر شعبہ خدمت خلق میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم عدیل عطاء الشیخ جمن صاحب (واقف زندگی ماریشس) کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم ڈاکٹر سردار ظہیر الدین بابر صاحب ابن سردار مجید الدین صاحب (ہومیو ڈاکٹر و آنریری کارکن مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

9؍مئی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے عملاً اپنی زندگی جماعت کے لیے وقف کی ہوئی تھی۔ آپ نے لمبا عرصہ مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر انتظام ملک کے طول و عرض میں حسب ہدایت اپنی ٹیم کے ساتھ کئی کئی روز مستقل سفر کرتے ہوئے خلق خدا کو آرام پہنچانے کی خاطر میڈیکل کیمپ لگائے اور ہزاروں مریض آپ کے علاج سے شفا پاتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ کے جاننے والے احباب و خواتین بذریعہ موبائل فون اپنے علاج کے سلسلہ میں آپ سے راہنمائی لے کر اپنے قرب و جوار کے میڈیکل سٹورز سے دوائی لے کر فیض یاب ہوتے رہے۔ شدید مخالفت کے باوجود ایک بڑی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی آپ سے فری علاج کروانے آیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے آبائی شہر اوکاڑہ میں ایک لمبا عرصہ فری ڈسپنسری کا قیام کیے رکھا جو بعد ازاں آپ کی رہائش کے ساتھ ساتھ منتقل ہوتی رہی جو لاہور اور پھر ربوہ میں آج بھی اپنے بھرپور انداز میں رواں دواں ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بہنیں اور دو بھائی شامل ہیں۔ آپ مکرم سردار نصیر الدین ہمایوں صاحب (کارکن حفاظت خاص یوکے) کے بھائی تھے۔

(4) مکرم میاں نصیر احمد بانی صاحب (کلکتہ صوبہ بنگال۔ انڈیا)

20؍جنوری 2024ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کا تعلق پرانے مخلص احمدی خاندان سے تھا اور آپ مکرم سیٹھ محمد صدیق احمد بانی صاحب آف کلکتہ بنگال کے بیٹے تھے۔ مرحوم جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے بہت دیندار اور نیک انسان تھے۔ جب تک صحت رہی باقاعدہ جماعتی پروگراموں، جلسوں اور اجلاسات میں شرکت کرتے رہے۔ آپ نے قرآن شریف کے دس پارے حفظ کیے ہوئے تھے اور مسلسل کئی سال رمضان میں تراویح بھی پڑھاتے رہے۔ چندہ جات باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح غرباء کی امداد میں دل کھول کر حصہ لیتے اور بغیر کسی نمود کے بہت سارے احمدی گھرانوں کے وظائف جاری کیے ہوئے تھے۔ آپ سیکرٹری وصایا، سیکرٹری امور عامہ اور آڈیٹر کے عہدوں پر خدمات بجالاتے رہے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہیں۔ آپ مکرم شریف احمد بانی صاحب (آف کراچی) کے بڑے بھائی تھے۔

(5) مکرمہ شریفا بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یاسین صاحب آف کرڈاپلی ضلع کٹک صوبہ اوڈیشہ۔ انڈیا

12؍فروری 2024ء کو 96 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد اور نوافل کی ادائیگی کی پابندی کیا کرتی تھیں۔ صاف گو، باپردہ، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی اور سیکرٹری تعلیم کے عہدوں پر خدمت بجالاتی رہیں۔ بہت سے بچے اور بچیوں کو قرآن شریف بھی پڑھایا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ مرحومہ کے پوتوں اور نواسوں میں دو مربی اور ایک معلم ہیں۔

(6) مکرم غلام مرتضیٰ صاحب ابن مکرم غلام احمد صاحب (61ر۔ب بیدیانوالہ ضلع فیصل آباد)

26 مئی 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مکرم چودھری کریم داد صاحب کے ذریعہ آئی جو قادیان کے قریب سٹھیالی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے خلافت ثانیہ کے دور میں 1915ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم مکرم چودھری عبدالرحیم صاحب شہید جماعت موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ کے داماد تھے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کے پابند، مہمان نواز، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، خلافت کے فدائی ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ جماعتی نمائندگان اور مربیان کا بہت احترام کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور بچوں کو بھی ہمیشہ اس کی تلقین کرتے تھے۔ پولیس کے محکمہ میں ملازم رہے۔ بعد میں اپنے گاؤں میں ہی اپنی زمینوں کا کام سنبھال لیا اور خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے اپنی جماعت میں صدر جماعت، سیکرٹری مال اور امیر حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 3 بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عامر شہزاد صاحب اس وقت صدر جماعت چیک نمبر 61۔ر۔ب۔ بیدیانوالہ ضلع فیصل آباد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(7) مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ (چیلاکرہ کیرلہ۔ انڈیا)

15؍اپریل 2024ء کو 64 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے دادا مکرم حسن کُئی صاحب چیلاکرہ کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ مرحوم نے میٹرک کرنے کے بعد 1976ء میں جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا اور 1983ء میں فارغ التحصیل ہوئے اور 1983ء سے لے کر 2020ء تک 37 سال کیرلہ کی مختلف جماعتوں میں انتہائی اخلاص و وفا اور محنت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جہاں بھی متعین رہے وہاں بچے بچیوں کو بڑے ذوق و شوق سے قرآن مجید پڑھاتے۔ آپ کے اندر تبلیغ کا ایک خاص جنون تھا اور کئی جگہوں پر اکیلے ہی تبلیغ کے لیے نکل جاتے تھے۔ نماز تہجد اور پنجگانہ نماز کے ہمیشہ پابند رہے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ دعا گو اور متوکل علی اللہ انسان تھے۔ مہمان نوازی کا وصف آپ میں بہت نمایاں تھا۔ خلافت کے ساتھ فدائیت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم مولوی ایس شفیق احمد صاحب بطور انچارج مبلغ ضلع کولم کیرلہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(8) مکرم مقیت اللہ بھروانہ صاحب (چنڈ بھروانہ۔ ضلع جھنگ)

4؍مئی 2024ء کو ایک حادثہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ نماز باجماعت کا خاص اہتمام کرتے۔ فجر کی نماز کے بعد ہمیشہ مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ رمضان کا خاص اہتمام کرتے اور گرمی کی شدت کے باوجود ہمیشہ رمضان کے تمام روزے رکھتے۔ بہت مہمان نواز اور مخلص انسان تھے۔ اپنے علاقہ میں اپنے اخلاق کی وجہ سے کافی شہرت رکھتے تھے۔ آپ کے جنازہ اور تدفین میں سینکڑوں غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب (مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی) کے چھوٹے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant
!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!
Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)
طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

Our Moto Your Satisfaction
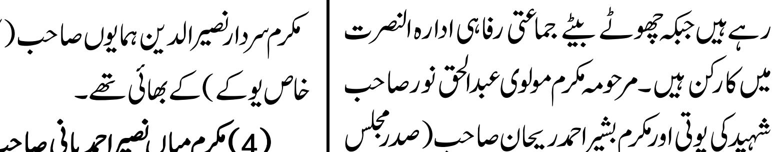
MUBARAK TAILORS
کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیص اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں
Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian
Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11927: میں گلشن اختر زوجہ مکرم نصیر احمد ٹھوکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن ہموسان ڈاکخانہ شیر گڑھی تحصیل چسانا ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: جھمکا جوڑی 4 گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر 70 ہزار روپے قابل ادا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منیر احمد الامۃ : گلشن اختر گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11928: میں عظمت بیگم زوجہ مکرم مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 12 فروری 1979 پیدائشی احمدی ساکن ہموسان ڈاکخانہ شیر گڑھی تحصیل چسانا ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر -/1,50,000 روپے، -/1,50,000 روپے کا زیور تھا جو فروخت کر کے مکان کی تعمیر میں لگا دیا گیا ہے، مکان 6 مرلہ کا جس پر 45X42 فٹ سنگل سٹوری ہے۔ یہ مکان جموں میں واقع ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد الامۃ : عظمت بیگم گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11929: میں نذیر احمد کھانڈے ولد مکرم عبد اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری تاریخ پیدائش 7 اپریل 1963 پیدائشی احمدی ساکن ہموسان ڈاکخانہ شیر گڑھی تحصیل چسانا ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان دو عدد چار مرلہ ہموسان چار مرلہ دشوتی۔ زمین کل رقبہ 20 کنال آٹھ مرلہ جو ہم تین بھائیوں کے درمیان بحصہ مساوی تقسیم ہونی ہے۔ اس اعتبار سے خاکسار کا حصہ تقریباً 7 کنال زمین بنتی ہے جس پر خاکسار بعد تشخیص حصہ جائیداد ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ اسکا خسرہ نمبر 16 ہے۔ میرا گزارہ آمد از زمینداری ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : باسط رسول ڈار العبد : نذیر احمد کانڈے گواہ : نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11930: میں لقمان احمد ولد مکرم عبد الحفیظ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 26 مارچ 2001 پیدائشی احمدی ساکن ہموسان تحصیل چسانا ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جون 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد الحفیظ العبد : لقمان احمد گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11931: میں رسیلہ بیگم زوجہ مکرم سفیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 23 فروری 1993 پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں تحصیل درہال ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/75,000 روپے جس میں سے -/30,000 روپے ادا ہو چکا ہے باقی خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : باسط رسول ڈار الامۃ : رسیلہ بیگم گواہ : سفیر احمد

مسل نمبر 11932: میں سفیر احمد ولد مکرم ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 7 دسمبر 1992 پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں تحصیل درہال ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد یاسین العبد : سفیر احمد گواہ : طاہر احمد

مسل نمبر 11933: میں شگفتہ تبسم زوجہ مکرم صداقت حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 مارچ 1987 پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں تحصیل درحال ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد ہار ایک انگوٹھی، دو کانٹے ایک ٹیکا۔ حق مہر 25 ہزار روپے ابھی شوہر کے ذمہ قابل ادا ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد یاسین الامۃ : شگفتہ تبسم گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11934: میں روبینہ زوجہ مکرم طاہر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 6 مارچ 1995 پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں تحصیل درہال ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/1,20,000 روپے اس میں -/80,000 ادا ہو چکے ہیں باقی قابل ادا ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد یاسین الامۃ : روبینہ کوثر گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11935: میں طاہر احمد ولد مکرم ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 1 فروری 1984 پیدائشی احمدی ساکن بڈھانوں تحصیل درہال ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : باسط رسول ڈار العبد : طاہر احمد گواہ : محمد یاسین

مسل نمبر 11936: میں محمد یونس ولد مکرم حاجی محمد زمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 15 اپریل 1965 پیدائشی احمدی ساکن ارتال تحصیل راجوری ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 6 کنال 120 مرلہ خسرہ نمبر 622/623 رہائشی مکان 6 مرلہ 2 منزلہ ارتال جماعت میں میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/60,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر

بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : باسط رسول ڈار العبد : محمد یونس گواہ : نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11937: میں فریدہ اختر زوجہ مکرم منیر احمد خادم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 23 اپریل 1990 پیدائشی احمدی ساکن دہری ارلیوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی جھمکا 4 گرام، ایک عدد انگوٹھی 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر ایک لاکھ روپئے۔ اس میں سے -/50,000 روپے بذمہ خاوند قابل ادا ہیں۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/3,900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد رفیع الامۃ : فریدہ اختر گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11938: میں فرحانہ کوثر زوجہ مکرم محمد اعجاز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 7 مارچ 1994 پیدائشی احمدی ساکن دہری ارلیوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 9 تولہ 22 کیریٹ، زیورات مائیکا سے ملنے والے تین تولہ 22 کیریٹ، حق مہر کل رقم -/7,00,000 روپے، تفصیل حق مہر نقدی -/1,60,000، حق مہر بشکل زیور -/5,40,000 میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/11,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : باسط رسول ڈار الامۃ : فرحانہ کوثر گواہ : محمد صادق

مسل نمبر 11939: میں عامر سہیل ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 12 مارچ 1994 پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/8,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اعجاز العبد : عامر سہیل گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11940: میں محمد رمیض بھٹی ولد مکرم محمد اعظم بھٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 31 مارچ 1993 پیدائشی احمدی ساکن دہری ارلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/8,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : باسط رسول ڈار العبد : محمد رمیض بھٹی گواہ : مظفر احمد ندیم

مسل نمبر 11941: میں محمود اکبر ولد مکرم بدر دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 17 مارچ 1990 پیدائشی احمدی ساکن دہری ارلیوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/5,400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اعجاز بھٹی العبد : محمد اکبر گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11942: میں عادل سلطان ولد مکرم سلطان احمد ظفر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 14 جنوری 2006 پیدائشی احمدی ساکن دہری ارلیوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اعجاز بھٹی العبد : عادل سلطان بھٹی گواہ : لقمان احمد بھٹی

مسل نمبر 11943: میں عبد الستار ولد مکرم عبد السلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 4 فروری 1984 پیدائشی احمدی ساکن دہری ارلیوٹ جماعت چارکوٹ مسرور آباد ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 جولائی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار 30 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نبیل احمد بھٹی العبد : عبد الستار گواہ : باسط رسول ڈار

مسل نمبر 11944: میں عابدہ پروین زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 9 مارچ 2002 پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک انگوٹھی، دو بالیاں، ایک کوکا (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک جوڑی پازیب۔ حق مہر -/1,20,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عمران احمد الامۃ : عابدہ پروین گواہ : مبارک احمد

مسل نمبر 11945: میں ماجدہ کوثر بنت مکرم خادم حسین فانی صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 15 مارچ 2002 پیدائشی احمدی ساکن دہری ارلیوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : باسط رسول ڈار الامۃ : ماجدہ کوثر گواہ : سفیر احمد بھٹی

مسل نمبر 11946: میں صائمہ کوثر بنت مکرم نصیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 18 مارچ 1998 پیدائشی احمدی ساکن: کالابن ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 جولائی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : باسط رسول ڈار الامۃ : صائمہ کوثر گواہ : منیر احمد بھٹی

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 26 - September - 2024 Issue. 39

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اِدھر خندق کا کام اختتام کو پہنچا اور اُدھر یہود اور مشرکین عرب کا لاؤ لشکر اپنی تعداد اور طاقت کے نشہ میں مخمور افق مدینہ میں نمودار ہو گیا

غزوۂ خندق کے ایمان افروز واقعات کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالے سے جنگ احزاب کا ذکر ہو رہا تھا۔ گذشتہ خطبہ میں کھانے میں برکت کا معجزہ بیان کیا تھا میں نے۔ اسی طرح کا کھجوروں میں برکت کا بھی واقعہ ملتا ہے۔ حضرت بشیر بن سعد کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے میرے کپڑوں میں تھوڑی سی کھجوریں دے کر کہا کہ بیٹی یہ اپنے باپ اور ماموں کو دے آؤ اور کہنا یہ تمہارا صبح کا کھانا ہے۔ وہ کہتی ہیں میں ان کھجوروں کو لے کر چلی اور اپنے والد اور ماموں کو ڈھونڈتی ہوئی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لڑکی یہ تیرے پاس کیا چیز ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کھجوریں ہیں میری ماں نے میرے والد بشیر بن سعد اور میرے ماموں عبداللہ بن رواحہ کے لئے بھیجی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ لاؤ مجھے دے دو۔ میں نے وہ کھجوریں آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں میں رکھ دیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کھجوروں کو ایک کپڑے پر ڈال دیا اور پھر ان کو ایک اور کپڑے سے ڈھانپ دیا اور ایک شخص سے فرمایا کہ لوگوں کو کھانے کے لئے بلا لو چنانچہ تمام خندق کھودنے والے جمع ہو گئے اور ان کھجوروں کو کھانے لگے اور وہ کھجوریں زیادہ ہوتی گئیں یہاں تک کہ جب سب کھا چکے تو کھجوریں کپڑے کے کنارے سے نیچے گر رہی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: کھانے میں برکت کے مزید واقعات بھی ہیں۔ عبیداللہ بن ابی بردہ سے روایت ہے کہ ام عامر اشعلیہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک برتن بھیجا جس میں حیس تھا حیس ایسا کھانا ہے جو کھجور گھی اور پنیر سے بنایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ اپنے خیمے میں حضرت ام سلمہ کے پاس تھے۔ حضرت ام سلمہ نے اپنی ضرورت کے مطابق اس سے کھایا پھر رسول اللہ ﷺ اس برتن کو لے کر باہر تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے منادی نے کھانے کے لئے بلایا تو اہل خندق نے اس کو کھایا یہاں تک کہ اس سے سیر ہو گئے۔ اور وہ کھانا پہلے کی طرح تھا جیسے کچھ بھی نہ کم ہوا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت ﷺ نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالے میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار میں موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دیکر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آب کے کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈالکر اسکو نہایت شیریں کر دیا اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر انکو اچھا کر دیا۔ بعض اوقات آنکھوں کو جنکے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمے سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جنکے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔

خندق کی کھدائی کے دوران منافقوں اور مؤمنوں کی حالت کا بیان بھی ہوا ہے۔ منافقین نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کے کام میں شرکت سے سستی کی اور وہ تھوڑا سا کام کرتے اور رسول اللہ ﷺ کو بتائے بغیر اور اجازت لئے بغیر گھر کھسک جاتے اور مسلمانوں میں سے کسی کو جب کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کرتے اور جانے کی اجازت طلب کرتے اور وہ جیسے ہی حاجت پوری کر لیتے تو واپس آ جاتے۔

آنحضرت ﷺ نے جنگ کے لئے سلاح پہاڑ کے سامنے پڑاؤ ڈالا جو آجکل مسجد نبوی سے تقریباً پانچ سو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس پہاڑ کو اپنے پیچھے رکھا اور خندق کو سامنے رکھا۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن حارثہ کو اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ کو دیا گیا۔

مؤرخین میں مسلمان لشکر کی تعداد کے بارے میں بہت اختلاف ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے لشکر کی تعداد تین ہزار لکھی ہے بعض نے بارہ تیرہ سو اور بعض نے سات سو۔ یہ اتنا بڑا اختلاف ہے کہ اس کی تاویل بظاہر مشکل معلوم ہوتی ہے اور مؤرخین اسے حل نہیں کر سکے لیکن میں نے اسکی حقیقت کو پالیا ہے اور وہ یہ کہ تینوں قسم کی روایتیں درست ہیں۔ جنگ احد میں منافقین کے واپس آ جانیکے بعد مسلمانوں کا لشکر صرف سات سو افراد پر مشتمل تھا۔ جنگ احزاب اس کے صرف دو سال کے بعد ہوئی ہے اور اس عرصہ میں کوئی بڑا قبیلہ اِسلام لا کر مدینہ میں آ کر نہیں بسا۔ پس سات سو آدمیوں کا یکدم تین ہزار ہو جانا قرین قیاس نہیں۔

دوسری طرف یہ امر بھی قرین قیاس نہیں کہ احد کے دو سال بعد تک باوجود اِسلام کی ترقی کے قابلِ جنگ مسلمان اتنے ہی رہے جتنے احد کے وقت تھے۔ کچھ نہ کچھ تعداد بڑھی ہوگی۔ پس اِن دونوں تنقیدوں کے بعد وہ روایت ہی درست معلوم ہوتی ہے کہ لڑنے کے قابل مسلمان جنگ احزاب کے وقت کوئی بارہ سو تھے۔ اب رہا یہ سوال کہ پھر کسی نے تین ہزار اور کسی نے سات سو کیوں لکھا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دو روایتیں الگ الگ حالتوں میں اور نظریوں کے ماتحت بیان کی گئی ہیں۔ جنگ احزاب کے تین حصے تھے ایک حصہ اس کا وہ تھا جب ابھی دشمن مدینہ کے سامنے نہ آیا تھا اور خندق کھودی جا رہی تھی۔ اس کام میں کم سے کم مٹی ڈھونے کی خدمت بچے بھی کر سکتے تھے اور بعض عورتیں بھی اس کام میں مدد دے سکتی تھیں۔ پس جب تک خندق کھودنے کا کام رہا مسلمان لشکر کی تعداد تین ہزار تھی مگر اِس میں بچے بھی شامل تھے اور صحابیہ عورتوں کے جوش کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اِس تعداد میں کچھ عورتیں بھی شامل ہوں گی جو خندق کھودنے کا کام تو نہیں کرتی ہوں گی مگر اوپر کے کاموں میں حصہ لیتی ہوں گی۔ تاریخ سے بھی میرے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ پھر جب دشمن آ گیا اور لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان تمام لڑکوں کو جو پندرہ سال سے چھوٹی عمر کے تھے چلے جانے کا حکم دیا اور جو پندرہ سال کے ہو چکے تھے انہیں اجازت دی کہ خواہ ٹھہریں خواہ چلے جائیں۔

پس جن روایتوں میں تین ہزار کا ذکر آیا ہے وہ خندق کھودنے کے وقت کی تعداد ہے لیکن بارہ سو کی تعداد اس وقت کی ہے جب جنگ شروع ہوگئی اور صرف بالغ مرد رہ گئے۔ اب رہا یہ سوال کہ تیسری روایت جو سات سو سپاہی بتاتی ہے کیا وہ بھی درست ہے؟ تو اِس کا جواب یہ ہے کہ جب جنگ کے دوران میں بنو قریظہ کفار کے لشکر سے مل گئے اور انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ مدینہ پر اچانک حملہ کر دیں اور ان کی نیتوں کا راز فاش ہو گیا تو رسول کریم ﷺ نے مدینہ کی اس جہت کی حفاظت بھی ضروری سمجھی اور مسلمہ ابن اسلم کو دو سو صحابہ دے کر ایک جگہ مقرر کیا اور زید بن حارثہ کو تین سو صحابہ دے کر دوسری جگہ مقرر کیا۔ پس اِس روایت سے ہماری یہ مشکل کہ سات سو سپاہی جنگ خندق میں ابن اسحاق نے کیوں بتائے ہیں یہ حل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بارہ سو سپاہیوں میں سے جب پانچ سو سپاہی عورتوں کی حفاظت کے لئے بھجوا دیئے گئے تو بارہ سو کا لشکر صرف سات سو کا رہ گیا اور اس طرح جنگ خندق کے سپاہیوں کی تعداد کے متعلق جو شدید اختلاف تاریخوں میں پایا جاتا ہے وہ حل ہو گیا۔

حضور انور نے فرمایا: مشرکین کے مدینہ پہنچنے اور اس کے بعد کے حالات کی تفصیل بھی بیان ہوئی ہے مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِدھر خندق کا کام اختتام کو پہنچا اور اُدھر یہود اور مشرکین عرب کا لاؤ لشکر اپنی تعداد اور طاقت کے نشہ میں مخمور افق مدینہ میں نمودار ہو گیا۔ جب کفار کا لشکر خندق کو اپنے رستہ میں حائل دیکھا تو سب لوگ حیران و پریشان ہو گئے اور اس بات پر مجبور ہوئے کہ خندق کے پار کھلے میدان میں ڈیرے ڈال دیں۔ دوسری طرف لشکر کفار کی آمد آمد کی خبر پا کر آنحضرت ﷺ بھی تین ہزار مسلمانوں کو ساتھ لے کر شہر سے نکلے اور خندق کے پاس پہنچ کر شہر اور خندق کے درمیان سلع پہاڑی کو اپنے عقب میں رکھتے ہوئے ڈیرے ڈال دیئے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو مختلف دستوں میں منقسم کر کے خندق کے مختلف حصوں پر اور مدینہ کی دوسری اطراف میں مناسب جگہوں پر پہرے کی چوکیاں قائم فرما دیں اور تاکید فرمائی کہ دن ہو یا رات کسی وقت میں یہ پہرہ سست یا غافل نہ ہونے پائے۔

جب دشمن خندق عبور کرنے میں ناکام رہا تو پھر اس لاچارگی اور بے بسی کی کیفیت کو دیکھ کر ابوسفیان اور بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب وغیرہ نے ایک اور سازش کا منصوبہ بنایا کہ مدینہ کے اندر موجود یہودی قبیلہ بنو قریظہ کو کسی نہ کسی طرح آمادہ کیا جائے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے کو توڑ دے اور ہمارے ساتھ مل جائے اور وہ اندر سے مدینہ والوں پر حملہ کر دے۔ چنانچہ اس بھیانک سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حیی بن اخطب بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد قرظی کے پاس آیا۔ کعب غداری پر آمادہ نہ ہوا اور یہی کہتا رہا کہ آنحضرت ﷺ سچے اور وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔ وہ نہ تو ہم پر کوئی جبر کرتے ہیں اور نہ ہی ہمارے دین میں کسی قسم کی مداخلت کرتے ہیں۔ وہ ہمارا بہترین ہمسایہ ہے لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارا بھی وہی حشر ہو جو ہم سے پہلے تم لوگوں کا ہوا ہے لیکن حیی کعب کو بہلاتا رہا اور پھسلاتا رہا یہاں تک کہ وہ غداری پر آمادہ ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ سے کئے ہوئے معاہدے کو توڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ اور بعض اور صحابہ کو بھیجا کہ دیکھو اس قوم کے بارے میں جو ہمیں خبر ملی ہے وہ سچی ہے یا نہیں۔ چنانچہ یہ وفد بنو قریظہ کے پاس گیا وہاں جب کعب اور اس کے ساتھیوں سے بات ہوئی تو ان کے تیور ہی بدلے ہوئے تھے۔ جب کعب سے کہا گیا کہ تم نے محمد ﷺ سے معاہدہ کیا ہوا ہے تو اس نے بڑی حقارت سے کہا کہ کون رسول۔ ہمارا کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ میں نے اس معاہدے کو ایسے توڑ دیا جیسے جوتے کے تسمے کو توڑ دیا جاتا ہے۔ روایات کے مطابق اس موقع پر فریقین کی طرف سے سخت کلامی بھی ہوئی۔ بہرحال یہ وفد واپس آیا اور سارا ماجرا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا: اس بارے میں مزید تفصیل بھی ہے انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: آج سے خدام الاحمدیہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے، خدام اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ جن دعاؤں اور درود کے پڑھنے کی میں نے تحریک کی ہے اس طرف بھی خاص توجہ رکھیں اور ہمیشہ دہراتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شیطانی حملوں سے ہر ایک کو بچائے۔ خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم حبیب الرحمن زیروی صاحب ربوہ، مکرم ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب، مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب ربوہ، مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب جھنگ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad